تحبیر التجوید

www.KitaboSunnat.com

تالیف

استاذ القراء والمجودین القاری المقری

محمد ادریس العاصم

فاضل القراءات العشر الصغریٰ والکبریٰ

العاصم
اسلامک بکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

تحبیر التجوید

www.kitabosunnat.com

تالیف

استاذ القراء والمجودین القاری المقری

محمد ادریس العاصم

فاضل القراءات العشر الصغریٰ والکبریٰ

Pg= 54 to 60

العاصم اسلامک بکس

لاهور پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	تحبیر التجوید
تالیف	استاذ القراء والمجودین القارئ المقری محمد ادریس العاصم فاضل القراءات العشر الصغری والکبری
کمپوزنگ ڈیزائننگ	حافظ محسن یوسف
ناشر	العاصم اسلامک بکس لاہور
باہتمام	سجاد اکیڈمی لاہور

AL-ASIM ISLAMIC BOOKS
28-AL-Fazal Market, 17-Urdu Bazar, Lahore
001-9294240707
0302-4373627

34178

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تجوید کی بعض ضروری اصطلاحات 16

حرکاتِ ثلاثہ: 16

زبر: 16

زیر: 16

پیش: 16

ساکن: 16

مشدد: 17

تنوین: 17

تجوید کی تعریف: 17

تجوید کی غرض وغایت: 17

تجوید کا فائدہ: 17

واضعین فن: 17

علم تجوید کا مرتبہ: 18

ارکانِ تجوید: 18

نوٹ: 19

سببِ تالیف وتدوین 19

مراتبِ تلاوت قرآن کریم 19

① ترتیل: 19

② تدویر: 19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ صدر: 19
لحن 20
لحن کی اقسام: 20
لحن جلی کی تعریف: 20
لحن جلی کی اقسام: 20
لحن خفی 21
استعاذہ اور بسم اللہ کے بیان میں 21
خلاصہ کلام 22
① ابتدائے تلاوت، ابتدائے سورت: 22
② ابتدائے سورت، درمیان تلاوت: 22
③ ابتدائے تلاوت، درمیان سورت: 22
①۔ ابتدائے تلاوت، ابتدائے سورت: 22
②۔ ابتدائے سورت درمیان تلاوت: 23
③ ابتدائے تلاوت، درمیان سورت: 24
دانتوں کا بیان 27
① دانت: 27
ثنایا علیا: 27
ثنایا سفلیٰ: 27
رباعیات یا قواطع: 28
انیاب یا کواسر: 28
② ڈاڑھیں: 28

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضواحک: 28
طواحن: 28
نواجذ: 28
حروف کے مخارج کا بیان 29
مخرج کی تعریف: 29
① مخرج محقق: 29
② مخرج مقدر: 29
اصل اوّل 30
① حلق: 30
مخرج①: 30
مخرج②: 30
مخرج③: 30
اصل ثانی 30
② لسان: 30
مخرج④: 31
مخرج⑤: 31
مخرج⑥: 31
مخرج⑦: 31
مخرج⑧: 33
مخرج⑨: 33
مخرج⑩: 33

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخرج ⑪: 33
مخرج ⑫: 33
مخرج ⑬: 34
اصل ثالث 34
③ شفتان: 34
مخرج ⑭: 34
مخرج ⑮: 34
اصل رابع 35
④ جوفِ دھن: 35
مخرج ⑯: 35
اصل خامس 35
⑤ خیشوم: 35
مخرج ⑰: 35
حروف کی صفات کا بیان 36
صفت کی تعریف: 36
صفات لازمہ کی تعریف: 36
صفات لازمہ متضادہ کی تعریف: 36
صفات لازمہ متضادہ کی تفصیل 37
① صفت ہمس: 37
② صفت جہر: 37
③ صفت شدت: 37

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④صفت رخوت:.............................. 38

توسط:.............................. 38

⑤صفت استعلاء:.............................. 38

⑥صفت استفال:.............................. 39

⑦صفت اطباق:.............................. 39

⑧صفت انفتاح:.............................. 39

⑨صفت اذلاق:.............................. 40

⑩صفت اصمات:.............................. 40

صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان.............................. 40

غیر متضادہ کی تعریف:.............................. 40

①صفت قلقلہ:.............................. 41

②صفت صفیر:.............................. 41

③صفت لین:.............................. 42

④صفت انحراف:.............................. 42

⑤صفت تکریر:.............................. 42

⑥صفت تفشی:.............................. 43

⑦صفت غنہ:.............................. 43

⑧استطالت:.............................. 43

صفات عارضہ کے بیان میں.............................. 44

صفات عارضہ کی تعریف:.............................. 44

صفات لازمہ اور صفات عارضہ میں بنیادی فرق.............................. 44

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفخیم وترقیق کا بیان 45
لام کی تفخیم وترقیق کے قواعد 45
تفخیم: 45
ترقیق: 46
راء کی تفخیم وترقیق کے قواعد 46
ترقیق: 47
مختلف فیہ: 48
الف کی تفخیم وترقیق 49
میم ساکن ومشدد کے قواعد 49
① ادغام: 50
② اخفاء: 50
③ اظہار: 50
نون ساکن ومشدد کے قواعد 51
نون ساکن وتنوین میں فرق: 51
① اظہار: 52
② ادغام: 52
نون کے ادغام کی امثلہ 53
③ اقلاب: 53
④ اخفاء: 54
اخفاء کا طریقہ: 54
اخفاء حقیقی کی امثلہ 54

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادغام کا بیان 54
ادغام کی تعریف: 55
ادغام کبیر: 55
ادغام صغیر: 55
① ادغام تام: 56
② ادغام ناقص: 56
ادغام کی تفصیل 56
① ادغام مثلین: 56
ادغام مثلین کی امثلہ 57
② ادغام متجانسین: 57
ادغام متجانسین کی امثلہ: 58
③ ادغام متقاربین: 58
ادغام متقاربین کی مثالیں 58
لام تعریف کے اظہار وادغام کا قاعدہ 59
ادغام کی مثالیں 60
اظہار کی مثالیں 60
ہمزہ کے قاعدوں کے بیان میں 61
① ہمزہ وصلی: 61
② ہمزہ قطعی: 61
① تحقیق: 61
② تسہیل: 62

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① تسہیل وجوبی:.................................62

② تسہیل جوازی:.................................62

③ ابدال:.................................63

① ابدال وجوبی:.................................63

ہمزہ ساکنہ منفردہ:.................................63

② ابدال جوازی:.................................63

④ حذف:.................................64

کلمہ کی اقسام.................................64

① اسم:.................................64

① اسمائے مصادر:.................................65

② اسمائے غیر مصادر:.................................65

② فعل:.................................65

③ حرف:.................................66

ہمزۃ الاعلام:.................................66

مد کے بیان میں.................................66

مد کی تعریف:.................................66

① مد اصلی:.................................67

② مد فرعی:.................................67

مد فرعی کی اقسام:.................................67

① مد واجب:.................................67

② مد جائز:.................................67

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③مدلازم: 68
①مدلازم حرفی مخفف: 68
②مدلازم حرفی مثقل: 68
③مدلازم کلمی مخفف: 68
④مدلازم کلمی مثقل: 69
⑤مدلازم لین: 69
④مدعارض: 69
①مدعارض لین: 69
②مدعارض وقفی: 69
اجتماع ساکنین کے بیان میں 70
①اجتماع ساکنین علی حدہ: 70
②اجتماع ساکنین علی غیر حدہ: 70
①حذف کرنا: 71
②ضمہ دینا: 71
③فتح دینا: 72
④کسرہ دینا: 72
ھائے ضمیر کا بیان 73
①ھائے اصلیہ: 73
②ھائے زائدہ: 73
①ھائے ضمیر: 73
②ھائے ضمیر مکسور: 74

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھائے ضمیر مضموم:........................74
صلہ کا بیان........................75
صلہ کی تعریف:........................75
صلہ کا قاعدہ:........................75
عدم صلہ کا قاعدہ:........................75
ھائے سکتہ:........................76
ھائے مدورہ:........................76
وقف کا بیان........................76
وقف کی تعریف:........................76
وقف کی اقسام:........................76
وقف کی اقسام بلحاظ موقوف علیہ........................77
① وقف بالسکون:........................77
② وقف بالاسکان:........................77
③ وقف بالروم:........................77
④ وقف بالاشمام:........................78
⑤ وقف بالابدال:........................78
وقف کی اقسام بلحاظ معنی:........................78
① وقف تام:........................78
② وقف کافی:........................79
③ وقف حسن:........................79
④ وقف قبیح:........................79

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ اور الف میں فرق: 80
وقف کے متعلق دیگر ضروری معلومات 81
لفظ مَا کا بیان 81
لفظ مِنْ کا بیان 82
لفظ علی کا بیان 83
لفظ لِیْ کا بیان 83
لفظ لا کا بیان 84
لفظ اِلی کا بیان 85
نَعَمْ کا بیان 85
بَلٰی کا بیان 86
کَلَّا کا بیان 87
سیدنا حفص رحمہ اللہ کی سند 91
معلوماتِ قرآنیہ 92
قرآن مجید کی تعریف 92
مختلف اعتبار سے قرآن مجید کے نصف 93
عیوبِ تلاوت 93
علاماتِ وقوف 94
میری روایت حفص کی سند 96

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله الذی انزل الفرقان خلق الانسان علمه البیان والصلاة والسلام علی سیدنا محمد سید ولد عدنان وعلی اله واصحابه اولوا البر والاحسان وبعد:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو اس نے اپنے بندوں کی رشد و ہدایت کے لیے نازل کی ہے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے سے دنیا اور آخرت کی فلاح و بہبود حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کریم اگر نہ اُترتا تو یقیناً دُنیا کو ہدایت نصیب نہ ہوتی۔ اور نہ ہی حلال و حرام کی تمیز ہوتی۔

قرآن مجید حقیقت میں ایک عظیم معجزہ ہے اور اس کی صداقت اور حقانیت پر یہ صاف دلیل ہے کہ عرب لوگ باوجود فصیح و بلیغ ہونے کے قرآن کریم جیسا کلام لانے سے قاصر رہے۔ قرآن وہ عظیم کتاب ہے جس کے پڑھنے والے کے لیے بہت عظیم الشان انعامات ہیں۔ ہر حرف پر دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن کریم کو اسی طرح پڑھا جائے جس طرح اس کے پڑھنے کا حق ہے اور وہ حق علم تجوید سے حاصل ہوتا ہے۔ علم تجوید ایک مستقل علم ہے جس کے ذریعہ قرآن مجید کے حروف کی ادائیگی یعنی تلفظ محفوظ ہوتا ہے۔ جو شخص اس علم کو جانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خود بھی قرآن صحیح پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی صحیح پڑھا سکتا ہے۔

اس مختصر کتاب میں آسان اور عام فہم انداز میں تجوید کے قواعد اس غرض سے جمع کیے گئے ہیں کہ حفاظ و طلباء ان کو یاد کر لیں۔ اور ان قواعد کی روشنی میں قرآن کریم کو صحیح پڑھنے کی مشق کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلباء و حفاظ کے لیے خصوصاً عامۃ الناس کے لیے عموماً نافع بنائے۔ آمین۔ اور اس کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترتیب جدید میں کتاب کو مزید عام فہم اور سہل بنانے کے لیے زبان و بیان کو بہتر کیا گیا ہے۔

آخر میں احقر کی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام زندگی قرآن اور علوم قرآن کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت کے دن خادمین قرآن کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین

العبد ناچیز: محمد ادریس العاصم عفی عنہ

خادم القرآن کریم

المدرسۃ العالیہ تجوید القرآن

بنگلہ ایوب شاہ اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین امابعد:

تجوید کی بعض ضروری اصطلاحات

حرکاتِ ثلاثہ:

زَبر، زِیر اور پیش کو عربی میں حرکاتِ ثلاثہ کہتے ہیں۔ جس حرف پر حرکت ہو اسے متحرک کہتے ہیں۔ جیسے: کُتِبَ، ضُرِبَ، عَمِلُوْا وغیرہ۔

زَبر:

زَبر کو عربی میں فتحہ اور نصب کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر زَبر ہو اسے مفتوح اور منصوب کہتے ہیں۔ جیسے: کَفَرَ، نَصَرَ، وَکَانَ وغیرہ۔

زِیر:

زِیر کو کسرہ اور جر کہتے ہیں۔ اور جس حرف کے نیچے زِیر ہو اسے مکسور اور مجرور کہتے ہیں۔ جیسے: بِاِذْنِ، فِیْهِ، اِبِلٍ وغیرہ۔

پیش:

پیش کو ضمہ اور رفع کہتے ہیں اور جس حرف پر پیش ہو اسے مضموم اور مرفوع کہتے ہیں۔ جیسے: کُلٌّ، قُعُوْدٌ، شُهُوْدٌ وغیرہ۔

ساکن:

ایسا حرف جس پر کوئی حرکت نہ ہو ساکن کہلاتا ہے۔ یعنی مجزوم ہو۔ جیسے: قُلْ، قَدْ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ وغیرہ۔الف کوبھی ساکن کہاجا تا ہےمگر وہ جزم سے خالی ہوتا ہے جیسے مَالَا وغیرہ۔

مشدد:

جس حرف پر شدہوا سے مشدد کہتے ہیں۔جیسے:اُمَّةٍ، اَنَّ، رَبِّیْ وغیرہ۔

تنوین:

دوزَبر، دو زِیر، دو پیش نون تنوین کی علامت ہے۔جیسے: نَفْسٍ، جَمِیْعًا، اُمَّةٌ وغیرہ۔

تجوید کی تعریف:

تجوید کے لغوی معنی ہیں عمدہ کرنا، اچھا کرنا۔ مجودین کی اصطلاح میں ہر حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تکلف کے جمیع صفات کے ساتھ ادا کرنا تجوید کہلاتا ہے۔

تجوید کی غرض وغایت:

تجوید کی غرض وغایت تصحیح حروف ہے۔

تجوید کا فائدہ:

تجوید کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی اور دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

واضعین فن:

اس فن کووضع کرنے والوں کی دوقسمیں ہیں:

① ...... مِنْ حَيْثُ الاَ دَآء:یعنی پڑھ کر بتلانے والے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔جس طرح آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سنا۔اسی طرح قواعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھا دیا۔ چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل زبان تھے۔ لہٰذا ان کو قواعد کی ضرورت نہ تھی۔ بعد میں جب عرب وعجم کا اختلاط ہوا تو قواعد کی ضرورت پیش آئی اس وقت قواعد کو جمع کیا گیا۔

(۲)......وَمِنْ حَيْثُ الْقَوَاعِدُ: یعنی قواعد جمع کرنے والے اس میں اختلاف ہے کہ یہ کون سے حضرات تھے عمومی طور پر ان حضرات آئمہ کے نام بیان کیے جاتے ہیں:

(۱) ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۹ھ)

(۲) ابوالقاسم عبیداللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۳۸ھ)

(۳) خلیل بن احمد الفراہیدی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۷۰ھ)

(۴) آئمہ قرآءات میں سے کسی نے قواعد کو مرتب کیا ہے جیسے ابوعمر حفص الدوری البصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۶ھ)

(۵) ابومزاحم خاقانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۸ھ)

(۶) موسیٰ بن عبیداللہ بن خاقان البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۲۵ھ)

علم تجوید کا مرتبہ:

علم تجوید کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ افضل واشرف علوم میں سے ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق کتاب اللہ کے ساتھ ہے جو تمام کتب سے افضل واعلیٰ ہے۔ علم تجوید کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض عین ہے۔

ارکانِ تجوید:

تجوید کے چار ارکان ہیں:

(۱) مخارج الحروف کا جاننا (۲) صفات الحروف کا پہچاننا

(۳) حروف کے تمام احکامات کو جاننا۔ (۴) زبان کو حروف کی صحیح ادائیگی کا عادی بنانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

یہ چیز حروف کی کثرت کے ساتھ مشق کرنے اور ماہرین اساتذہ سے تلقی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

سبب تالیف وتدوین

عرب وعجم کا آپس میں اختلاط علم تجوید کی تالیف وتدوین کا سبب بنا۔

مراتب تلاوت قرآن کریم

قرآن مجید کی تلاوت کے تین مراتب ہیں۔

① ترتیل:

قرآن مجید کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ مخارج اور صفات کا لحاظ کر کے پڑھنا۔ جیسے جلسہ یا محفل میں تلاوت کی جاتی ہے۔

② تدویر:

قرآن مجید کو ترتیل سے قدرے تیز اور احکام تجوید کا خیال رکھ کر پڑھنا۔ جیسے نماز میں جہراً پڑھا جاتا ہے۔

③ حدر:

قرآن مجید کو قواعد تجوید کی رعایت رکھتے ہوئے تدویر سے تیز پڑھنا۔ جیسے نماز تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لحن

لحن کے لغوی معنی غلطی کے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے:
''حروف کو تجوید کے خلاف اور غلط ادا کرنے کو لحن کہتے ہیں۔''

لحن کی اقسام:

لحن کی دو قسمیں ہیں:
① لحن جلی ② لحن خفی

لحن جلی کی تعریف:

لحن جلی کے معنی واضح اور بڑی غلطی کے ہیں۔
''حروف کے مخارج، صفات لازمہ اور حرکات وسکنات میں غلطی کرنا لحن جلی ہے۔''
اور یہ حرام ہے۔

لحن جلی کی اقسام:

لحن جلی کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام ہیں:
① ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا۔ جیسے: عَلِیْمٌ کی جگہ اَلِیْمٌ، اَلصَّیْفِ کی جگہ اَلسَّیْفِ اور قَلْبٌ کی جگہ کَلْبٌ پڑھنا۔
② کسی حرف کو اس کی اصل سے گھٹا کر پڑھنا۔ جیسے: وَلاَ تَقْرَبَا کی جگہ وَلاَ تَقْرَبَ، ضَیْفِیْ کے بجائے ضَیْفِ اور عَرَفُوْا کی بجائے عَرَفُ پڑھنا۔
③ کسی حرف کو اس کی اصل سے بڑھا کر پڑھنا۔ جیسے: نَعْبُدُ کی بجائے نَعْبُدُوْا، نَسْتَعِیْنُ کی بجائے نَسْتَا عِیْنُ اور غَیْرِ کی بجائے غَیْرِیْ پڑھنا۔
④ متحرک کی جگہ ساکن اور ساکن کی جگہ متحرک پڑھنا۔ جیسے: اَرْسَلْنَا کی جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَرْسَلْنَا پڑھنا بَعْدِھِمْ کی جگہ بَعَدِھِمْ پڑھنا یا ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھنا جیسے اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمَتَ یا اَنْعَمْتُ پڑھنا۔

⑤ مشدد کی جگہ مخفف یا مخفف کی جگہ مشدد پڑھنا۔ جیسے: ھُدًی کی جگہ ھُدًّی، اَنَّ کی جگہ اَنَ، رَبِّ کی جگہ رَبِ اور مِلَّۃَ کی جگہ مِلَۃَ پڑھنا۔

لحنِ خفی

تحسینِ حروف سے تعلق رکھنے والی صفات میں یعنی صفات عارضہ میں غلطی کرنے کو لحن خفی کہتے ہیں۔ مثلاً غنہ کی جگہ غنہ نہ کرنا۔

زَبر یا پیش والی راء کو پُر پڑھنے کی بجائے باریک پڑھنا یا پُر لام کو باریک پڑھنا یہ غلطی لحن خفی ① ہے اور یہ مکروہ ہے۔

استعاذہ اور بسم اللہ کے بیان میں

جس وقت بھی قرآن کریم کی تلاوت شروع کی جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا ضروری ہے۔ خواہ تلاوت کی ابتداء سورت کے شروع سے کریں یا سورت کے درمیان سے نیز سورت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا ضروری ہے۔ سوائے سورۃ التوبہ (البرآءۃ) کے۔ خواہ تلاوت کی ابتداء سورت کے شروع سے ہو یا پڑھتے پڑھتے کوئی سورت درمیان میں آجائے۔ تلاوت اگر سورت کے درمیان سے شروع کریں تو

---

① لحن خفی ایسی پوشیدہ غلطی ہے جس کو صرف قراء محسوس کر سکتے ہیں۔ عوام کو اس کا احساس نہیں ہوتا مثلاً اخفاء اقلاب وغیرہ۔ یا ایسی باریک غلطی جس کا احساس صرف ماہرین قراء ہی کر سکتے ہیں۔ مثلاً مفخم حرف کے بعد الف کا باریک پڑھ دینا حرکات کا ناقص ادا کرنا غنہ ایک الف سے کم یا زیادہ کرنا ان اغلاط کو لحن خفی میں شمار کیا گیا ہے۔ اس سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ میں اختیار ہے۔

تلاوت اگر سورۃ التوبہ سے شروع کی جائے تو بعض علماء تجوید① کے نزدیک برکت حاصل کرنے کے لیے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھی جاسکتی ہے۔ مگر جب سورۃ الانفال ختم کر کے سورۃ التوبہ شروع کی جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ ہرگز نہ پڑھی جائے اس وقت تین صورتیں جائز ہیں۔

① فصل ② وصل اور ③ سکتہ یہ تین صورتیں بغیر بسملہ کے ہیں۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ابتداء کی تین قسمیں ہیں۔

① ابتدائے تلاوت، ابتدائے سورت:

ابتدائے تلاوت، ابتدائے سورت، یہاں استعاذہ اور بسم اللہ دونوں ضروری ہیں۔

② ابتدائے سورت، درمیان تلاوت:

ابتدائے سورت، درمیان تلاوت، یہاں صرف بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

③ ابتدائے تلاوت، درمیان سورت:

ابتدائے تلاوت، درمیان سورت، یہاں صرف استعاذہ ضروری ہے اور بسم اللہ میں اختیار ہے۔

①۔ ابتدائے تلاوت، ابتدائے سورت:

ابتدائے تلاوت، ابتدائے سورت میں استعاذہ اور بسم اللہ پڑھنے کی چار صورتیں ہیں:

① جمہور کے نزدیک بسم اللہ نہ پڑھے مگر اہوازی، ابوالحسن سخاوی اور ابوالفتح بن شیطا وغیرہم کے نزدیک جائز ہے۔ [النشر ج اوّل، ص: ۲۶۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ......استعاذہ اور بسملہ اور سورت کو علیحدہ علیحدہ تین سانسوں میں پڑھنا، اسے فصل کل کہتے ہیں۔جیسے:

أَعُوْذُ بِا اللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ○ آیت میں ○ اس نشان سے مراد سانس لینا اور وقف ہے۔

② ......استعاذہ اور بسملہ اور سورت کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا اسے وصل کل کہتے ہیں۔جیسے:

أَعُوْذُ بِا اللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ○

③ ......استعاذہ کو علیحدہ ایک سانس میں اور بسملہ اور سورت کو دوسرے سانس میں پڑھنا۔اسے فصل اوّل، وصل ثانی کہتے ہیں۔جیسے:

أَعُوْذُ بِا اللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ○

④ ......استعاذہ اور بسملہ کو ایک سانس میں ملا کر اور سورۃ کو دوسرے سانس میں پڑھنا۔اسے وصل اوّل، فصل ثانی کہتے ہیں۔جیسے:

أَعُوْذُ بِا اللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ○

مذکورہ بالا چاروں صورتیں تمام قراء کے نزدیک بالاتفاق جائز ہیں۔

② ۔ابتدائے سورت درمیان تلاوت:

میں بسم اللہ پڑھنے کی تین صورتیں جائز ہیں اور ایک صورت ناجائز ہے۔

① ......سورت کا آخر، بسملہ اور دوسری سورت کا آغاز، تینوں کو علیحدہ علیحدہ سانس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا۔ اسے فصل کل کہتے ہیں۔ جیسے:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○وَالْعَصْرِ○

(۲)...... پہلی سورت کے آخر، بسملہ اور دوسری سورت کے ابتداء کو ملا کر تینوں کو ایک سانس میں پڑھنا۔ اسے وصل کل کہتے ہیں۔ جیسے:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "وَالْعَصْرِ○"

(۳)...... پہلی سورت کے اختتام پر وقف کر کے بسم اللہ اور سورت کی ابتداء ایک سانس میں کرنا۔ جیسے:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ○ اسے فصل اول وصل ثانی کہتے ہیں۔

یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔

(۴)...... پہلی سورت کا اختتام اور بسم اللہ ایک سانس میں اور سورت کا آغاز دوسرے سانس میں کرنا یہ صورت ناجائز ہے۔ اسے وصل اوّل فصل ثانی کہتے ہیں۔ جیسے:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○وَالْعَصْرِ○

یہ اس لیے ناجائز ہے کہ بسم اللہ کا تعلق اگلی سورت سے ہے اور وصل اوّل، فصل ثانی سے اِس بات کا وہم ہوتا ہے کہ بسم اللہ کا تعلق پچھلی سورت سے ہے۔

(۳) ابتدائے تلاوت، درمیاتِ سورت:

ابتدائے تلاوت، درمیان سورت میں استعاذہ ضروری ہے اور بسملہ میں اختیار ہے اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسملہ نا پڑھیں تو دوصورتیں بنتی ہیں:

①:استعاذہ کا آیت کے ساتھ وصل جیسے:

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ كَلَّا وَالْقَمَرِ O

②:استعاذہ کا آیت کے ساتھ فصل جیسے:

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O كَلَّا وَالْقَمَرِ O

استعاذہ کا آیت کے ساتھ وصل کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی یا صفاتی ناموں میں سے کوئی نام نہ ہو مثلاً:

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى

اگر استعاذہ کے ساتھ بسملہ پڑھیں تو چار صورتیں بنتی ہیں اگر آیت کے شروع میں شیطان ھامان کا نام ہو تو پھر دوصورتیں جائز اور دوصورتیں ناجائز ہیں:

① ۔استعاذہ بسملہ اور آیت کو علیحدہ علیحدہ سانس میں پڑھنا اسے فصل کل کہتے ہیں جیسے:

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ.

② ۔استعاذہ اور بسملہ کو ایک سانس میں اور آیت کو علیحدہ ایک سانس میں پڑھنا اسے وصل اول فصل ثانی کہتے ہیں جیسے:

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں صورتیں جائز ہیں:

①:استعاذہ بسملہ اور آیت کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا اسے وصل کل کہتے ہیں جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ

②:استعاذہ کو ایک سانس میں بسملہ اور آیت کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا اسے فصل اوّل وصل ثانی کہتے ہیں جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ○

یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں:

اگر آیت کے شروع میں شیطان ھامان کا نام نہ ہوتو پھر چاروں صورتیں جائز ہیں:

① ۔استعاذہ اور بسملہ اور آیت کو علیحدہ علیحدہ سانس میں پڑھنا اسے فصل کل کہتے ہیں جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا○

② ۔استعاذہ اور بسملہ اور آیت کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا اسے وصل کل کہتے ہیں جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا○

③ ۔استعاذہ کو علیحدہ ایک سانس میں بسملہ اور آیت کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا اسے فصل اوّل وصل ثانی کہتے ہیں جیسے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا○

④۔استعاذہ اور بسملہ کو ملا کر ایک سانس میں اور آیت کو علیحدہ ایک سانس میں پڑھنا اسے وصل اوّل فصل ثانی کہتے ہیں جیسے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا○

دانتوں کا بیان

اکثر مخارج کا تعلق دانتوں کے ساتھ ہے اس لیے مخارج الحروف سے قبل دانتوں کے نام بیان کیے جاتے ہیں تاکہ مخارج سمجھنے میں دقت نہ ہو۔ انسان کے منہ میں عموماً بتیس دانت ہوتے ہیں۔ سولہ دانت اوپر والے جبڑے میں سولہ دانت نیچے والے جبڑے میں۔ جن میں بارہ دانت اور بیس ڈاڑھیں ہوتی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

①دانت:

سامنے والے چار دانتوں کو ثنایا کہا جاتا ہے۔

ثنایا علیا:

سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کو ثنایا علیا کہتے ہیں۔

ثنایا سفلی:

سامنے کے نیچے والے دو دانتوں کو ثنایا سفلی کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رباعیات یا قواطع:

ثنایا کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اور اوپر نیچے کے چار دانتوں کو رباعیات یا قواطع کہتے ہیں۔

انیاب یا کواسر:

رباعیات کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اور اوپر نیچے کے چار دانتوں کو انیاب یا کواسر کہتے ہیں۔

(۲) ڈاڑھیں:

ضواحک:

انیاب کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اور اوپر نیچے کی چار ڈاڑھوں کو ضواحک کہتے ہیں۔

طواحن:

ضواحک کے ساتھ تین تین دائیں بائیں اور اوپر نیچے بارہ ڈاڑھوں کو طواحن کہتے ہیں۔

نواجذ:

طواحن کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اور اوپر نیچے چار ڈاڑھوں کو نواجذ کہتے ہیں۔

ڈاڑھوں کو عربی میں اضراس کہتے ہیں۔ اضراس، ضرس کی جمع ہے اس لیے ضواحک، طواحن اور نواجذ کو مطلقاً اضراس کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حروف کے مخارج کا بیان

مخارج مخرج کی جمع ہے جس کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ۔

مخرج کی تعریف:

مجودین کی اصطلاح میں "ہر حرف کو ادا کرتے وقت جس جگہ پر آواز ٹھہرتی ہے اسے مخرج کہتے ہیں۔" مخرج کی دو اقسام ہیں۔

① مخرج محقق ② مخرج مقدر

① مخرج محقق:

جب حلق، لسان اور شفتان کے اجزائے معینہ میں سے کسی معین جگہ پر آواز نکلے تو اسے مخرج محقق کہتے ہیں۔

② مخرج مقدر:

اگر اجزائے معینہ میں سے کسی معین جگہ پر آواز نہ نکلے تو اسے مخرج مقدر کہتے ہیں۔ یعنی جوف دہن اور خیشوم۔

مخارج کی تعداد میں اختلاف ہے۔① محقق اور مختار مذہب یہ ہے کہ حروف ہجا کے مخارج سترہ ہیں②۔ جبکہ اصول مخارج③ پانچ ہیں۔

---

① بعض کے نزدیک مخارج کی تعداد ١٦ اور بعض کے نزدیک ١٤ ہے۔

② یہ مذہب خلیل بن احمد الفراہیدی متوفی ١٧٠ھ کا ہے اس مذہب کو ابوالقاسم ہذلی اور محمد بن الجزری نے اختیار کیا ہے

③ اصول اصل کی جمع ہے۔ اصل جڑ کو کہتے ہیں۔ قراء کے نزدیک جن موقعوں سے حروف ادا ہوتے ہیں انہیں اصول مخارج کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① حلق، ② لسان، ③ شفتان، ④ جوفِ دھن، ⑤ خیشوم [1]

اصل اوّل

① حلق:

اس میں تین مخارج اور چھ حروف ہیں۔

مخرج ①:

اقصیٰ حلق یعنی حلق کا وہ انتہائی حصہ جو سینہ سے ملا ہوا ہے۔ اس سے دو حروف ادا ہوتے ہیں ہمزہ اور ھاء (ء۔ ھ) (ھائے ہوز)

مخرج ②:

وسط حلق یعنی حلق کا درمیانی حصہ اس سے دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ عین اور حاء (ع۔ح) مہملہ

مخرج ③:

ادنیٰ حلق یعنی حلق کا وہ اوّل حصہ جو منہ کی جانب ہے۔ اس سے دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ غین اور خاء (غ۔ خ) معجمہ۔ ان چھ حروف کو باعتبار مخرج حلقیہ کہتے ہیں۔

اصل ثانی

② لسان:

اس میں دس مخارج اور اٹھارہ حروف ہیں۔

---

[1] اصول مخارج کو علامہ ابراہیم بن علی السمنودی اس طرح بیان کرتے ہیں:

یَعمّها الحلقُ اللسان الجوفُ والشفتان هكذا والأنفُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخرج④:

زبان کی جڑ اور لہات ① کے متصل اوپر کا تالو اس سے قاف (ق) ادا ہوتا ہے۔

مخرج⑤:

لہات کے متصل ہی منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر زبان اور اوپر کا تالو، اس سے کاف (ک) ادا ہوتا ہے۔ ان دونوں حروف کو باعتبار مخرج لہاتیہ کہتے ہیں۔

مخرج⑥:

زبان کا درمیانی حصہ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو، اس سے جیم۔ شین اور یا، (ج. ش. ی) جب کہ متحرک ② اور لین ہوں ادا ہوتے ہیں۔

ان تینوں حروف کو باعتبار مخرج شجریہ ③ کہتے ہیں۔

مخرج⑦:

زبان کی کروٹ ④ اور اوپر والی پانچ ڈاڑھوں کی جڑ نواجذ سے ضواحک تک دائیں یا بائیں طرف سے، اس سے ضاد (ض) ادا ہوتا ہے اور اسے باعتبار مخرج حافیہ ⑤ کہتے

---

① لہات عربی زبان میں کوے کو کہتے ہیں۔ کو احلق میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو گلے کی نالی کے اوپر کی جانب لٹکا ہوا ہے یا اوپر سے موٹا ہے اور اس کا سرا نوکدار ہے۔ اسے عربی میں لسان الصغیر (چھوٹی زبان) بھی کہتے ہیں۔

② جس یاء پر حرکت ہوگی اس کو متحرک کہتے ہیں جیسے يَذْهَبُونَ اور یاء ساکن ماقبل فتحہ ہو اس کو لین کہتے ہیں۔ جیسے أَيْنَ

③ شجر عربی زبان میں دونوں جبڑوں کے درمیان شگاف (دراز) اور جھری کو کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا ہم معنی کوئی لفظ نہیں ہے چونکہ یہ تینوں حروف منہ کے درمیانی کھلے حصہ سے ادا ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کو حروف شجریہ کہتے ہیں۔

④ ضاد کو زبان کے سرے اور سامنے کے دانتوں سے ادا کرنا بالکل غلط ہے۔

⑤ حافہ زبان کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑ سے لگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشہ مخارج

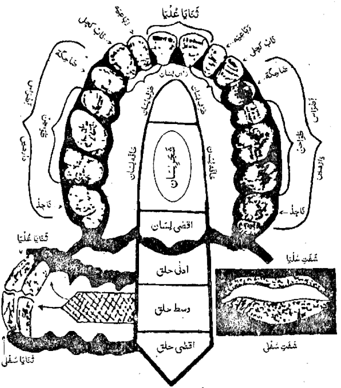

نوٹ: دانتوں کا نقشہ میرے شیخ مربی العلامۃ المحدث استاذ القراء القاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ نے خود تیار کیا تھا۔ راقم نے تبرکاً اپنی اس حقیر کاوش میں لگایا حضرت کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخرج ⑧:

زبان کا کنارہ مع ادنیٰ حافہ جب کہ ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے، اس سے لام (ل) ادا ہوتا ہے۔

مخرج ⑨:

زبان کا کنارہ جب کہ ثنایا، رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے نون (ن) ادا ہوتا ہے۔

مخرج ⑩:

زبان کا کنارہ مع پشت زبان جب کہ ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگے تو اس سے راء (ر) ادا ہوتا ہے۔ لام۔ نون اور راء کو باعتبار مخرج طرفیہ اور ذلقیہ ① کہتے ہیں۔

مخرج ⑪:

زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ، اس سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ طاء۔ دال اور تاء (ط۔ د۔ ت) ان کو باعتبار مخرج نطعیہ ② کہتے ہیں۔

مخرج ⑫:

زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ، اس سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ ظاء۔ ذال اور ثاء (ظ۔ ذ۔ ث) ان کو باعتبار مخرج لثویہ کہتے ہیں۔ ③

---

① ذلق عربی میں نوک کو کہتے ہیں چونکہ یہ حروف زبان کے سرے اور نوک سے ادا ہوتے ہیں۔ اس لیے انہیں طرفیہ اور ذلقیہ کہتے ہیں۔

② نطع عربی میں ان چھوٹے چھوٹے گڑھوں اور شکنوں کو کہتے ہیں جو اوپر کے تالو میں دانتوں کی جڑوں کے نزدیک واقع ہیں

③ لثہ عربی میں مسوڑھوں کو کہتے ہیں یعنی اللثہ منہ میں وہ نرم گوشت ہے جس میں دانت ترتیب سے جڑے ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخرج ⑬:

زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع کچھ اتصال ثنایا علیا کے اس سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔صاد۔زای اور سین (ص.ذ.س) کو باعتبار مخرج کے اسلیہ ① کہتے ہیں۔

اصل ثالث

③ شفتان:

اس میں دو مخارج اور چار حروف ہیں۔

مخرج ⑭:

نیچے والے ہونٹ کی تری ② والا حصہ اور ثنایا علیا کا کنارہ، اس سے فاء (ف) ادا ہوتی ہے۔

مخرج ⑮:

دونوں ہونٹ ہیں۔اس سے باء۔میم اور واؤ (ب۔م۔و) متحرک ولین ادا ہوتے ہیں۔باء دونوں ہونٹوں کے تری والے حصہ سے اور میم دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصہ سے ادا ہوتی ہے۔واؤ دونوں ہونٹوں کے گول ہو کر نا تمام ملنے سے ادا ہوتی ہے۔فاء۔باء۔

---

① اسل تر زبان کے باریک اور نوک دار حصے کو کہتے ہیں۔

② بعض مؤلفین نے مطلق فاء کا مخرج نچلا ہونٹ لکھا ہے۔یاد رہے کہ ہونٹ کے دو حصے ہوتے ہیں۔ایک تری والا حصہ جو کہ منہ کی طرف ہے اور ایک خشکی والا حصہ جو کہ منہ کے باہر کی طرف ہے۔مطلق ہونٹ کے کہنے سے اگر کسی نے فاء خشکی والے حصہ سے ادا کیا تو یہ غلط ہوگا۔لہٰذا تری کی قید ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میم اور واؤ کو باعتبار مخرج شفویہ (1) کہتے ہیں۔

اصل رابع

(4) جوفِ دھن:

مخرج (16):

جوف دھن یعنی پورے منہ کا خالی حصہ، اس سے تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ الف۔ واؤ اور یاء (ا۔ و۔ ی) جب کہ تینوں مدہ ہوں۔ یعنی واؤ ساکن ماقبل ضمہ ہو جیسے: قُوْلُوْا۔

یائے ساکن ماقبل کسرہ جیسے: اَلْجِیْ

الف ساکن بے جھٹکے ماقبل فتح ہو جیسے: خَالَ

ان تینوں کو حروف مدہ، جوفیہ یا ہوائیہ کہتے ہیں۔

اصل خامس

(5) خیشوم:

مخرج (17):

خیشوم یعنی ناک کا بانسہ (2) اس سے غنہ ادا ہوتا ہے۔ اور یہ نون میم کی ذاتی صفت ہے اور ہر حال میں پائی جاتی ہے۔

---

(1) شفت عربی میں ہونٹ کو کہتے ہیں۔ واؤ کی تین حالتیں ہیں۔ مدہ، لین، متحرک۔ جب واؤ ساکن ماقبل ضمہ ہو تو اسے واؤ مدہ کہتے ہیں۔ جیسے: قُوْلُوْا اگر واؤ ساکن ماقبل فتح ہو تو اسے واؤ لین کہتے ہیں۔ جیسے: قَوْلٌ واؤ پر حرکت ہو تو اسے متحرک کہتے ہیں۔ جیسے: وَمَا هُمْ نہذا شفتان سے لین اور متحرک کی حالت میں ادا ہو گی۔

(2) یہ ناک کی جڑ کے اندرونی حصہ کی اس نرم سی رگ کا نام ہے جو جڑ کے شگاف میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حروف کی صفات کا بیان

صفات، صفت کی جمع ہے۔ جس کے معنی حالت اور کیفیت کے ہیں۔

صفت کی تعریف:

حرف کو مخرج سے ادا کرتے وقت جو حالت اور کیفیت حرف کو لاحق ہوتی ہے۔ اسے صفت کہتے ہیں۔ مثلاً آواز کا بلند ہونا یا پست ہونا، نرم ہونا یا سخت ہونا اور موٹا یا باریک ہونا وغیرہ۔

صفات کی دو اقسام ہیں:

① صفات لازمہ ② صفات عارضہ

صفات لازمہ [1] کی تعریف:

ایسی صفات جو حروف میں ہر وقت اور ہر حال میں پائی جائیں۔ اور اگر وہ صفات ادا نہ ہوں تو وہ حرف وہی حرف نہ رہے بلکہ دوسرے حرف سے بدل جائے یا ناقص ادا ہو۔

صفات لازمہ کی دو اقسام ہیں:

① صفات لازمہ متضادہ ② صفات لازمہ غیر متضادہ

صفات لازمہ متضادہ کی تعریف:

صفات لازمہ متضادہ مقابل کی ایسی دو صفات کو کہتے ہیں کہ نہ تو وہ دونوں ایک حرف میں جمع ہو سکیں اور نہ کوئی حرف ان دونوں سے خالی ہو۔ صفات لازمہ متضادہ دس ہیں۔

---

[1] صفات لازمہ کو ذاتیہ، لازمہ، مقومہ اور ممیزہ بھی کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفات لازمہ متضادہ کی تفصیل

① صفت ہمس:

ہمس کے معنی پستی اور ضعف کے ہیں۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں مہموسہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز کا ان کے مخارج میں ایسی پستی اور ضعف کے ساتھ ٹھہرنا کہ سانس جاری رہ سکے جیسے: يَلْهَثْ کی ثاء۔ حروف مہموسہ دس ہیں جو فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ میں جمع ہیں۔

② صفت جہر:

جہر کے معنی بلندی کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں مجہورہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز کا ان کے مخرج میں ایسی بلندی اور زور سے ٹھہرنا کہ سانس بند ہو جائے جیسے: كَسَبْ کی باء۔ اور یہ صفت حروف مہموسہ کے سوا باقی انیس① حروف میں پائی جاتی ہے۔ صفت جہر صفت ہمس کی ضد ہے۔

③ صفت شدت:

شدت کے معنی سختی اور قوت کے ہیں۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں شدیدہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز کا ان کے مخرج میں ایسی سختی اور قوت کے ساتھ ٹھہرنا کہ آواز بند ہو جائے جیسے: أَحَدْ کی دال۔ حروف شدیدہ آٹھ ہیں۔ جو أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ میں جمع ہیں۔

---

① ہم نے شیخ محمد مکی نصر کی معتبر کتاب "نہایۃ القول المفید" سے صفات لازمہ متضادہ کے مجموعات اکٹھے کیے ہیں۔ صفت جہر کے انیس حروف کا مجموعہ یہ ہے: عَظُمَ، وَزْنُ، قَارِئٍ، ذِي، غَضٍّ، جَدٍّ طَلَبٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ صفت رخوت:

رخوت کے معنی نرمی کے ہیں۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں رخوہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز کا ان کے مخرج میں ایسی نرمی سے ٹھہرنا کہ آواز جاری رہے جیسے: لَتُسْئَلُنَّ کا سین۔ صفت شدت صفت رخوت کی ضد ہے۔ شدیدہ اور پانچ متوسط حروف کے سوا باقی سولہ [1] حروف رخوہ ہیں۔

توسط:

توسط کے معنی ہیں بین بین یعنی درمیانی کیفیت اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں متوسطہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں نہ تو بالکل بند ہو جیسے صفت شدت والے حروف اور نہ بالکل جاری رہے جیسے صفت رخوت والے حروف۔ بلکہ درمیانی حالت ہو۔ اور یہ حروف لِنْ عُمَرْ میں جمع ہیں۔

⑤ صفت استعلآء:

استعلآء کے معنی ہیں اوپر بلندی کی طرف اٹھنا اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف پُر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً قَالَ کا قاف یہ حروف سات ہیں جو خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ میں جمع ہیں۔ [2]

---

[1] صفت رخوت کے سولہ حروف کا مجموعہ یہ ہے: خُذْ، غَثَّ حَظٍّ، فُضَّ، شَوْصٍ، زِيَّ، سَاهٍ

[2] حروف مفخمہ میں تفخیم کے مندرجہ ذیل تین مراتب ہیں: ① اعلیٰ، ② اوسط، ③ ادنی۔ اعلیٰ: اسم الجلالہ، اللہ میں اعلیٰ درجہ کی تفخیم ہوتی ہے۔ اوسط: حروف مطبقہ صاد، ضاد، طا، ظا میں اوسط درجہ کی تفخیم ہوتی ہے۔ ادنی: بقیہ حروف غین، خا، قاف، الف، مفخمہ اور راء مفخمہ میں ادنی درجہ کی تفخیم ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ صفت استفال:

استفال کا معنی نیچے رہنا اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں مستفلہ کہتے ہیں۔مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ نیچے ہی رہتی ہے۔جس کی وجہ سے یہ حروف باریک ہوجاتے ہیں۔مثلاً جِبِلٌ کالام۔مستعلیہ کے سوا باقی بائیس حروف ①مستفلہ ہیں۔صفت استعلاء صفت استفال کی ضد ہے۔

⑦ صفت اطباق:

اطباق کے معنی لپٹنے اور اچھی طرح بند ہونے کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف مطبقہ کہتے ہیں۔مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا وسط اوپر کے تالو سے اچھی طرح مل جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب پُر ہوجاتے ہیں۔مثلاً تَطَّلِعُ کی طاء۔حروف مطبقہ چار ہیں۔ص ض ط ظ۔②

⑧ صفت انفتاح:

انفتاح کے معنی الگ اور جدا رہنے کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف منفتحہ کہتے ہیں۔مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا وسط اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے۔جس کی وجہ سے یہ حروف رقیق ادا ہوتے ہیں۔جیسے قُلْ کا لام۔مطبقہ کے سوا باقی پچیس حروف ③منفتحہ ہیں۔صفت اطباق اور صفت انفتاح آپس میں مقابل ہیں۔

---

① صفت استفال کے بائیس حروف کا مجموعہ یہ ہے: ثَبَتَ عِزُّ مَنْ يُجَوِّدُ حَرْفَهُ إِذْ سَلَّ شَكًّا

② تفخیم کے اعتبار سے حروف مطبقہ کے تین مراتب ہیں: اعلیٰ: طا میں۔اوسط: ص اور ض میں۔ادنی: ظا میں

③ صفت انفتاح کا مجموعہ یہ ہے: مَنْ أَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَا حَقٌّ لَهُ شُرْبُ غَيْثٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨ صفت اذلاق:

اذلاق کے معنی پھسلنا اور کنارہ کے ہیں اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف مذلقہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کنارہ سے بہت سہولت اور جلدی سے ادا ہوتے ہیں۔ مثلاً فِیْ کی فاء یہ حروف چھ ہیں۔ جو فَرَّمِنْ لُبٍّ میں جمع ہیں۔

⑩ صفت اصمات:

اصمات کے معنی منع کرنا اور روکنے کے ہیں۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف مصمتہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ یہ حروف اپنے مخارج سے مضبوطی اور گرانی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ مثلاً اِذْ کی ذال۔ مذلقہ کے سوا باقی تیئس حروف[1] مصمتہ ہیں۔ صفت اذلاق اور صفت اصمات بھی باقی سابقہ صفات کی طرح آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

یہاں صفات لازمہ متضادہ کا بیان ختم ہوا۔ اور ہر حرف میں ان صفات میں سے پانچ صفات ضرور پائی جائیں گی۔

صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان

غیر متضادہ کی تعریف:

حروف کی وہ لازمی اور ضروری صفات ہیں کہ جن کا حروف میں پایا جانا لازمی ہو۔ مگر وہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بالکل الگ الگ ہوں۔ ضدیت اور تقابل ہرگز نہ ہو۔

صفات لازمہ غیر متضادہ آٹھ ہیں اور یہ صفات بعض حروف میں پائی جاتی ہیں اور بعض میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

---

① صفت اصمات کے تیئس حروف کا مجموعہ یہ ہے: جُزْ غَشَّ سَاخِطٍ صِدْ ثِقَةً اِذْ وَعْظُهُ يَحُضُّكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) صفت قلقلہ:

قلقلہ کے معنی حرکت دینا اور ہلانا کے ہیں۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف مقلقلہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت حالت [1] سکون میں ان کے مخرج کو حرکت ہوجاتی ہے۔ مثلاً حَطَبْ کی باء۔ اور یہ حروف پانچ ہیں جو قُطْبُ جَدٍ میں جمع ہیں۔

(۲) صفت صفیر:

صفیر کے معنی تیز سیٹی کے ہیں۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف صفیریہ کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز تیز مثل سیٹی کے نکلتی ہے مثلاً اَحْسَنُ کی سین۔ اور یہ صفت تین حروف میں پائی جاتی ہے صاد، زای اور سین (ص. ز س)

---

[1] حالت سکون سے یہ مراد نہیں کہ متحرکت حالت میں صفت قلقلہ نہیں پائی جاتی۔ یہ صفت لازمہ ہے اور حروف قلقلہ میں ہر حال میں پائی جاتی ہے۔ مگر حالت سکون اور وقفی حالت میں زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور متحرک حالت میں کم محسوس ہوتی ہے کیونکہ حرکت کی وجہ سے حرف میں جنبش پہلے سے ہی موجود ہوتی ہے۔

قلقلہ کے چار مراتب ہیں: (۱) ساکن الوسط: یعنی کلمہ کے درمیان میں حرفِ مقلقلہ آجائے جیسے یعْجِلِ وغیرہ۔ (۲) ساکن الوقف: یعنی کلمہ کے آخر میں حرفِ مقلقلہ آجائے جیسے: اَلْمَرْفُوْدُ وغیرہ۔ ان دونوں قسموں میں درمیانے درجے کا قلقلہ پایا جاتا ہے۔ (۳) ساکن موقوف مشدد یعنی کلمہ کے آخر میں حرف مقلقلہ مشدد حالت میں ہو جیسے وَتَبَّ وغیرہ اس میں اعلیٰ درجے کا قلقلہ پایا جاتا ہے۔ (۴) متحرک مطلقاً: یعنی متحرک حالت میں اس میں سب سے ادنیٰ درجے کا قلقلہ پایا جاتا ہے۔ اگر حرف قلقلہ مشدد ہے تو اس کی ادائیگی پر دیر لگا کر قلقلہ کرنا چاہیے ورنہ مشدد کا مخفف بن جائے گا اور اگر حرف قلقلہ مخفف ہے سو اس کے ادا کرنے کے فوراً بعد قلقلہ ادا کر دینا چاہیے ورنہ مخفف کا مشدد بن جائے گا۔ مشدد کی مثال: بِالْحَقِّ، وَتَبَّ، لَحَقٌّ۔ مخفف کی مثال: خَلَقَ، فِي الْعُقَدِ، اَحَدٌ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ صفت لین:

لین کے معنی نرمی کے ہیں۔اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف لینیہ کہتے ہیں۔مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت ان میں اتنی نرمی پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی ان پر مد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔یہ صفت دو حروف میں پائی جاتی ہے واؤ لین اور یائے لین۔ جیسے واؤ ساکن ماقبل فتح حَوْلَيْنِ ، خَوْفٌ اور یائے ساکن ماقبل فتح كَيْفَ ، وَيْلٌ وغیرہ۔

④ صفت انحراف:

انحراف کے معنی پلٹنا اور مائل ہونا کے ہیں۔اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں حروف منحرفہ کہتے ہیں۔اور یہ دو حروف ہیں۔لام اور راء (ل. ر) مثلاً اَلْاَرْضَ کا لام اور راء۔مفہوم یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حرف کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔یعنی لام کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ راء[1] کے مخرج کی طرف اور راء کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ زبان کا کنارہ لام کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

⑤ صفت تکریر:

تکریر کے معنی ہیں کسی چیز کا بار بار ہونا۔اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اسے حرف مکررہ کہتے ہیں۔مفہوم یہ ہے کہ اس حرف کو ادا کرتے وقت زبان پر ایک قسم کا لرزہ یعنی کپکپاہٹ سی طاری ہو جاتی ہے۔جس کی وجہ سے آواز میں تکرار کی مشابہت[2] ہو جاتی

---

(1) یعنی پشت زبان کی طرف، پشت زبان کا وہ حصہ ہے جو تالو کی طرف ہوتا ہے۔

(2) اس حرف میں حقیقی تکرار ادا کرنا بالکل غلط ہے بلکہ مشابہت تکرار ہونی چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اور یہ صفت صرف راء میں پائی جاتی ہے۔جیسے: اَرْسِلْ کی راء وغیرہ۔

⑥صفت تفشّی:

تفشّی کے معنی پھیلنا اور منتشر ہونا کے ہیں۔اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اسے حرف متفشیہ کہتے ہیں۔مفہوم یہ ہے کہ اس حرف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پھیل جاتی ہے۔اور یہ صفت صرف حرف شین میں پائی جاتی ہے۔جیسے: اَلْقُرَیْش کا شین۔

⑦صفت غنہ:

غنہ خیشومی آواز کا نام ہے اور یہ صفت نون اور میم میں ہر حال میں پائی جاتی ہے۔جس وقت ان کو مخرج سے ادا کیا جاتا ہے۔تو آواز بغیر کسی قصد کے ناک میں جاتی ہے۔اس حالت میں ان کو حروف اُغن کہتے ہیں۔اس کی تفصیل نون اور میم کے قاعدوں میں آئے گی۔

⑧استطالت:

استطالت کے معنی لمبا اور دراز کرنا کے ہیں۔اور جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اسے حرف مستطیلہ کہتے ہیں۔مفہوم یہ ہے کہ اس کو ادا کرتے وقت شروع حافہ سے آخر حافہ تک آواز کو درازی رہتی ہے۔مثلاً الضَّآلِّیْن کا ضاد۔اور یہ صفت صرف ضاد معجمہ میں پائی جاتی ہے۔

تنبیہ:

حرف ضاد کی درازی حرف مدہ سے کم اور حرکت کی مقدار سے زیادہ ہوتی ہے۔ضاد کو دال یا دال کے مشابہ پڑھنا یا بالکل ظاء پڑھنا بالکل غلط ہے۔البتہ اگر ضاد کو اس کے صحیح مخرج اور جمیع صفات کے ساتھ ادا کریں تو اس کی آواز بلا قصد ظاء کے مشابہ ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دال کے مشابہ بالکل نہیں ہوتی۔

فائدہ①:

ہر حرف میں کم از کم پانچ صفات اور زیادہ سے زیادہ سات صفات ضروری ہوتی ہیں۔

فائدہ②:

صفات لازمہ میں سے: ① جہر، ② شدت، ③ استعلاء، ④ اطباق، ⑤ اصمات، ⑥ صفیر، ⑦ قلقلہ، ⑧ انحراف، ⑨ تکریر، ⑩ تفشی، ⑪ استطالت، ⑫ غنہ یہ بارہ صفات قویہ ہیں۔

اور باقی چھ یعنی: ① ہمس، ② رخوت، ③ استفال، ④ انفتاح، ⑤ اذلاق، ⑥ لین یہ چھ ضعیف ہیں۔

صفات عارضہ کے بیان میں

صفات عارضہ کی تعریف:

صفات عارضہ [1] ان صفات کو کہتے ہیں۔ جو حروف میں کبھی پائی جائیں اور کبھی نہ پائی جائیں اور اگر یہ صفات ادا نہ ہوں تو حرف تو وہی رہے گا مگر اس کا حسن وزینت باقی نہ رہے گی۔ یہ صفات بعض حروف میں مختلف حالتوں میں پائی جاتی ہیں۔

صفات لازمہ اور صفات عارضہ میں بنیادی فرق

①......صفات لازمہ کی غلطی لحن جلی میں اور صفات عارضہ کی غلطی لحن خفی میں داخل ہے۔

②......صفات لازمہ کا پایا جانا کسی سبب پر موقوف نہیں ہوتا جبکہ صفات عارضہ کا پایا جانا کسی

---

[1] صفات عارضہ کو عارضیہ، محسنہ، مزینہ اور محلیہ بھی کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبب پر موقوف ہوتا ہے۔

③.....صفات لازمہ سب حروف میں پائی جاتی ہیں۔اور صفات عارضہ بعض حروف میں پائی جاتی ہیں اور بعض میں نہیں۔

④.....صفات لازمہ حروف میں ہر وقت اور ہر حال میں پائی جاتی ہیں اور صفات عارضہ حروف میں کبھی پائی جاتی ہیں اور کبھی نہیں۔مجودین کے نزدیک مشہور صفات عارضہ یہ ہیں:

① تفخیم، ② ترقیق، ③ ادغام، ④ اقلاب، ⑤ اخفاء، ⑥ غنہ زمانی، ⑦ صلہ، ⑧ تسہیل، ⑨ ابدال، ⑩ حذف، ⑪ مد فرعی

تفخیم وترقیق کا بیان

لام کی تفخیم وترقیق کے قواعد

تفخیم:

لفظ اللہ① کے لام میں تفخیم وترقیق ہوتی ہے۔اگر اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہوتو لفظ اللہ کو پُر پڑھا جاتا ہے۔اسے تفخیم کہتے ہیں۔جیسے خَتَمَ اللّٰهُ، کَلِمَۃُ اللّٰهِ، رَسُوْلُ اللّٰهِ، یَدُاللّٰهِ اسی طرح لفظ اَللّٰهُمَّ سے پہلے بھی اگر زبر یا پیش ہوتو اسے پُر پڑھا جائے گا۔مثلاً مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ، قَالُوْا اللّٰهُمَّ.

① لفظ اللہ کے لام کے سوا باقی سب لامات باریک ادا ہوتے ہیں۔ان میں صرف ترقیق ہی ترقیق ہوتی ہے۔بعض ناواقف لوگ مَاوَلّٰهُمْ کے لام کو پُر پڑھتے ہیں کہ اس کی آواز لفظ اَللّٰهُمَّ کے مشابہ ہوتی ہے۔اس کو صرف باریک ہی پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ وَلّٰی یُوَلِّی سے ماضی کا صیغہ ہے اور هُمْ ضمیر منصوب منفصل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترقیق:- باریک پڑھنا

اگر لفظ اللہ یا اَللّٰهُمَّ سے پہلے حرف پر زیر ہو تو اسے باریک پڑھا جاتا ہے جیسے
يُؤتِيِ اللهُ، سُبْحٰنَ اللهِ، قُلِ اللّٰهُمَّ اسے ترقیق کہتے ہیں۔

راء کی تفخیم وترقیق کے قواعد

راء کی تین حالتیں ہیں:

① تفخیم ② ترقیق ③ مختلف فیہ

بارہ حالتوں میں راء پُر ہوتی ہے۔ سات حالتوں میں باریک ہوتی ہے۔ اور سات کلمات میں تفخیم وترقیق یعنی دونوں وجوہ ہوں گی۔

①......راء پر زبر ہو جیسے نَصَرَكُمُ [پارہ ۴ سورۃ آل عمران]

②......راء پر پیش ہو جیسے مَكَرُوْا [پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم ۱۱]

③......راء مشدد① پر زبر ہو جیسے سِرًّا وَّعَلَانِيَةً [پارہ ۱۳ سورۃ الرعد]

④......راء مشدد پر پیش ہو جیسے شَرٌّ [پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان]

⑤......راء ساکن ماقبل زبر ہو جیسے زَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ [پارہ ۱۳ سورۃ الرعد]

⑥......راء ساکن ماقبل پیش ہو جیسے اَلْخُرْطُوْمِ [پارہ ۲۹ سورۃ القلم]

⑦......راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو جیسے اِرْتَبْتُمْ [پارہ ۷ سورۃ المائدہ]

⑧......راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے مَنِ ارْتَضٰى [پارہ ۲۹ سورۃ الجن]

V. Important

① راء مشدد مجودین کے نزدیک ایک راء کے حکم میں ہوتی ہے۔ اور اپنی حرکت کے موافق پُر یا باریک پڑھی جاتی ہے۔ بعض ناواقف لوگ اس کو دو راء سمجھ کر ساکن کے قاعدہ میں شمار کر کے پُر یا باریک پڑھتے ہیں یہ غلط ہے۔ اگر اس کو دو راء بھی شمار کریں تو پہلی راء دوسری کے تابع ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑨......راء ساکن ماقبل کسرہ اور مابعد حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو جیسے قِرْطَاسٍ [پارہ ۷ سورۃ الانعام] اِرْصَادًا [پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ] لَبِالْمِرْصَادِ [پارہ ۳۰ سورۃ الفجر] فِرْقَةٍ [پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ]

⑩......راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو جیسے الْاَبْصَارُ [پارہ ۲۳ سورۃ ص]

⑪......راء ساکن ماقبل پیش ہو جیسے اَلنَّاقُوْرُ [پارہ ۲۹ سورۃ المدثر]

⑫......راء مرامہ مضمومہ یعنی جس پر روم① کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے قَدِيْرٌ [پارہ ۲۹ سورۃ الملک]

ترقیق:

راء کے باریک ہونے کی مندرجہ ذیل سات حالتیں ہیں۔

①......راء کے نیچے زیر ہو جیسے لِتُشْرِكَ [پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت]

②......راء مشدد کے نیچے زیر ہو جیسے مِنَ الرِّيْحِ [پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل]

③......راء ساکن ماقبل② زیر ہو جیسے فَكَبِّرْ [پارہ ۲۹ سورۃ المدثر]

④......راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو جیسے بِهِ السِّحْرُ [پارہ سورۃ یونس]

⑤......راء ساکن ماقبل③ یاء ساکن ہو جیسے وَالْعِيْرُ [پارہ سورۃ یوسف]

⑥......راء ممالہ یعنی وہ راء جس پر امالہ کیا جائے جیسے④ مَجْرٖهَا

---

① وقف بالروم وضاحت وقف کے بیان میں آئے گی۔ان شاءاللہ

② اس کی تین شرطیں ذہن میں رکھیں۔① کسرہ اصلی ہو، ② اسی کلمہ میں ہو، ③ مابعد حروف مستعلیہ نہ ہو۔ان شرائط کے پائے جانے سے راء باریک ہوگی، ورنہ پر ہوگی۔

③ راء ساکن ماقبل یاء ساکن ہو تو پھر ماقبل کی حرکت کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔

④ روایۃ حفص میں صرف اسی کلمہ میں امالہ ہوا ہے اور اس کا تلفظ اسی طرح ہوگا جس طرح قطرے اور ہمارے کا ہوتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥......راء مرامہ مکسورہ جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے عُقْبَى الدَّارِ [پارہ ۱۳ سورۃ الرعد]

مختلف فیہ:

راء مختلف فیہ کی مندرجہ ذیل سات حالتیں ہیں۔

①مِصْرَ① جو کل چار جگہ قرآن مجید میں آیا۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

①......مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖ سورۃ یوسف میں

②......مُلْكُ مِصْرَ سورۃ الزخرف میں

③......اُدْخُلُوْا مِصْرَ سورۃ یوسف میں

④......بِمِصْرَ بُيُوْتًا سورۃ یونس میں

②فَاَسْرِ جو کہ تین جگہ آیا ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے:

①......فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ (ہود)

②......فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ (الدخان)

③......فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ (الحجر)

③اَنْ اَسْرِ جو کہ دو جگہ آیا ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے:

①......اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ (طہٰ)

②......اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ اِنَّكُمْ (الشعراء)

③......نُذُرْ جو کہ سورۃ القمر میں چھ جگہ آیا ہے۔

④......وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (الفجر)

⑤......اَلْجَوَارِ جو کہ تین جگہ آیا ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے:

① مِصْرًا جو کہ سورۃ البقرہ میں ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس میں وصلاً وقفاً تفخیم ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① وَلَهُ الْجَوَارِ (الرحمن) ② اَلْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ (شوریٰ)
③ اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ (التکویر)
④ ...... عَيْنَ الْقِطْرِ (سورہ سبا) وقفاً دو وجہیں ہیں ترقیق بہتر ہے۔
یہ سب وہ کلمات ہیں جن میں وقفاً دو وجہیں یعنی تفخیم وترقیق جائز ہے۔

تنبیہ: ایسے کلمات جن میں تفخیم وترقیق دونوں وجہیں جائز ہیں۔ ان میں سے صرف كُلُّ فِرْقٍ (الشعراء) میں وصلاً وقفاً تفخیم وترقیق ہے باقی کلمات میں جو اختلاف ہے وہ وقفاً ہے وصلاً نہیں ہے۔ وصلاً اپنی حرکت کے مطابق پڑھے جائیں گے۔

الف کی تفخیم وترقیق

الف سے پہلے اگر حرف مفخم ہوتو الف بھی مفخم یعنی موٹا پڑھا جائے گا۔ جیسے: صِرَاطُ، اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ، ظَالِمِیْ، ظَالِمُوْنَ، قَالَ وغیرہ۔

اگر الف سے پہلے حرف مرقق یعنی باریک پڑھا جارہا ہوتو الف بھی باریک ہوگا جیسے: مَا، لَا، عَادَ، سَلَامٌ، دَآبَّۃ۔

میم ساکن ومشدد کے قواعد

میم جب مشدد ہوتو اس میں غنہ ضروری ہے۔ ناک میں آواز لے جانے کو غنہ کہتے ہیں۔ غنہ کی مقدار ایک الف[1] کے برابر ہے۔ جیسے: ثُمَّ، عَمَّ، لَمَّا وغیرہم۔
میم ساکن کے تین قواعد ہیں۔

---

[1] ایک الف کی مقدار معلوم کرنے کا طریقہ علماء تجوید نے یوں بیان کیا ہے کھلی ہوئی انگلی کو متوسط طریقہ سے بند کرنا یا بند کو کھولنا، اس میں جتنی دیر لگتی ہے یہ غنہ کی مقدار ہے۔ یہ محض ایک اندازہ ہے۔ مگر اصل دارومدار اساتذہ سے مشق کرنے پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

①ادغام، ②اخفاء، ③اظہار

①ادغام:

میم ساکن کے بعد اگر میم متحرک آ جائے تو وہاں ادغام ہوگا۔ یعنی دونوں میمیں ایک ہو جائیں گی۔ اور میم مشدد کی طرح اس میں غنہ بھی ہوگا۔ جیسے: عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ، اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ، وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ، اُخْرِجَكُمْ مِّنْ، جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ، لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ، وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ، فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وغیرہ۔ اس ادغام کو ادغام صغیر مثلین تام کہتے ہیں۔

②اخفاء:

میم ساکن کے بعد اگر باء آ جائے تو وہاں اخفاء مع الغنہ ہوگا اس اخفاء کا طریقہ یہ ہے کہ: اس میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی کے حصہ کو، بہت نرمی کے ساتھ ملا کر غنہ کی صفت بقدر ایک الف بڑھا کر خیشوم سے ادا کیا جائے۔ اور پھر ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی دونوں ہونٹوں کے تری والے حصہ کو سختی سے ملا کر باء کو ادا کیا جائے۔ جیسے: عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ، وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ، فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ، مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ، بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ، وَمَا هُمْ بِسُكْرٰى، تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ، رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اسے اخفائے شفوی کہتے ہیں۔

③اظہار:

میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ[1] اگر کوئی حرف آ جائے تو وہاں اظہار ہوگا

---

[1] باء اور میم کے علاوہ باقی چھبیس حروف میں اظہار شفوی ہوتا ہے۔ الف کو اس لیے شمار نہیں کیا کہ ساکن حرف کے بعد الف کبھی نہیں آتا، لہٰذا میم ساکن کے بعد الف نہیں آتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے: فِیْکُمْ رَسُوْلًا، مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ، لَكُمْ دِيْنُكُمْ، كُنْتُمْ اَمْوَاتًا، ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمْ، فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ، اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْا، عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ اسے اظہار شفوی کہتے ہیں۔

نون ساکن ومشدد کے قواعد

نون مشدد میں غنہ ضروری ہے جیسے: اِنَّ، كُنَّا، ظَنَّ، مَنَّ وغیرہم۔

نون ساکن ونون تنوین کے چار قواعد ہیں:

① اظہار، ② ادغام، ③ اقلاب، ④ اخفاء

نون ساکن وہ نون ہوتا ہے جس پر کوئی حرکت نہ ہو، جیسے: مَنْ، عَنْ، اِنْ وغیرہم۔

نون تنوین وہ نون ساکنہ زائدہ جو کلمہ کے آخر میں لاحق ہوتا ہے۔ تیز یہ دوزبر، دوزیر اور دوپیش کی صورت میں ہوتی ہے۔ جیسے: رِزْقًا، كُتُبٌ، طَلِحٍ وغیرہم۔

نون ساکن وتنوین میں فرق:

نون ساکن اور تنوین میں مندرجہ ذیل چار فرق ہیں:

① نون ساکن لکھا جاتا ہے جیسے: فَمَنْ مگر نون تنوین لکھا نہیں جاتا بلکہ اس کی جگہ دو زبر دوزیر اور دوپیش کی علامت لکھی جاتی ہے مثلاً: اَبَدًا، بَنِيْنٍ، فَقِيْرٌ وغیرہم۔

② نون ساکنہ وقفاً، وصلاً پڑھا جاتا ہے مثلاً: فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنْ وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ وغیرہم۔ مگر نون تنوین صرف وصلاً پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً: اَحَدٌ كُلٌّ کو وقفاً اَحَدْ، كُلْ پڑھا جائے گا۔

③ نون ساکنہ اسم، فعل، حرف تینوں میں آتا ہے مثلاً: اَنْفُسَهُمْ، يَنْصُرُوْنَ، مِنْ وغیرہم۔ مگر نون تنوین صرف اسم ہی میں آتا ہے مثلاً: عَذَابٌ

④ نون ساکن ہمیشہ کلمہ کے درمیان اور آخر میں آتا ہے۔ مثلاً: يَنْظُرُ اِلَيْكَ، نَقُوْلُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَہٗ کُنْ مگر نون تنوین کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔ نَارٌ، بِمَا بَاسِطٍ وغیرہم۔
نون ساکن وتنوین کی آواز ایک ہی طرح کی ہے۔ اس لیے ان کے قواعد بھی یکساں ہیں۔

① اظہار:

اظہار[1] کے لغوی معنی ہیں ظاہر کر کے پڑھنا۔ اظہار کی تعریف یہ ہے کہ نون کو اس کے مخرج سے مع جمیع صفات کے بغیر غنہ کے ادا کرنا۔

اظہار کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔ جیسے: اِنْ یَّكُنْ غَنِيًّا ، اِنْ اَنْتُمْ، وَالْمُنْخَنِقَةُ، فَسَيُنْغِضُوْنَ، اِنْ هٰذَا، وَانْحَرْ، يَنْئَوْنَ، عَنْ اَمْرِیْ، مِنْهُ، مِنْ هَادٍ وغیرہم۔
اسے اظہار حلقی وحقیقی کہتے ہیں۔

② ادغام:

ادغام کے لغوی معنی ادخال کے ہیں۔

تعریف: پہلے حرف کو دوسرے حرف میں اس طرح داخل کر کے پڑھنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

ادغام کا قاعدہ: نون ساکن وتنوین کے بعد اگر حروف يَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

① ادغام مع الغنہ، ② ادغام بلا غنہ

---

[1] اظہار اصل ہے کیونکہ یہ وقفاً وصلاً ادا ہوتا ہے اور یہ حروف حلقی کا محتاج نہیں ہے۔ عَنْ اَمْرِیْ میں اگر عَنْ پر وقف کریں تو بھی اظہار اور اگر وصل کریں تو بھی اظہار ہی ہوگا۔ بخلاف اس کے ادغام، اخفاء اور اقلاب وصلاً ہوں گے وقفاً نہیں ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادغام بالغنہ کو ادغام ناقص بھی کہتے ہیں۔ مگر نون کا نون میں تام ہی ہوتا ہے باقی حروف میں مدغم کی صفت غنہ کو باقی رکھا جاتا ہے۔ جبکہ ادغام بلا غنہ کو ادغام تام بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں مدغم کی کوئی صفت باقی نہیں رکھی جاتی۔

لام اور راء میں ادغام بلا غنہ اور یُومِنُ کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہوتا ہے۔

ادغام کی شرط: اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ دو کلمے ہوں۔ یعنی نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور یُومِنُ کے چار حروف میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو۔ اگر نون ساکن اور حرف یُومِنُ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا۔ بلکہ اظہار ہوگا۔ جیسے: اَلدُّنْیَا، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔ اس کے قرآن کریم میں بس چار ہی کلمات آتے ہیں۔

نون کے ادغام کی امثلہ

مِنْ لُّغُوْبٍ، مِنْ رَّحِیْقٍ، مَنْ یَّقُوْلُ، مَنْ نَّشَآءُ، مِنْ وَّلِیٍّ، مِمَّنْ مَّنَعَ، خَیْرًا یَّرَهٗ، غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ، قَمَرًا مُّنِیْرًا، لِیَوْمٍ لَّا، نُوْحٍ وَّ عَادٍ، رَسُوْلًا نَّبِیًّا، مُخْلِصًا لَّهٗ، خَیْرًا مِّنْهُ وغیرہ۔

③ اقلاب:

اقلاب کے معنی بدلنے کے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ نون کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ ادا کرنا۔

اقلاب کا قاعدہ یہ ہے کہ نون ساکن و تنوین کے بعد اگر باء آ جائے چاہے ایک کلمہ میں ہو یا دو میں، تو نون کو میم سے بدل کر اخفاء کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے خلاف قیاس قرآن کریم میں چھوٹی سی میم بھی لکھی جاتی ہے جیسے: اَنْبَآءِ، مِنْ بُطُوْنِ، قَوْلًا بَلِیْغًا، بَصِیْرٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْعِبَادِ، اَلِيْمٌ بِمَا، قَوْمًا بُوْرًا، فَإِنْ بَغَتْ، خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ، مَنْ بَعَثْنَا وغیرہ۔

④ اخفاء:

اخفاء کے معنی چھپانے کے ہیں۔اس کی تعریف یہ ہے کہ: ادغام اور اظہار کے درمیان پڑھنا۔

اخفاء کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد ان پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اخفاء ہوگا۔⁽¹⁾ حروف اخفاء مندرجہ ذیل ہیں۔

ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ك

اخفاء کا طریقہ:

نون ساکن اور تنوین کو اس کے مخرج سے الگ رکھ کر اس کی آواز کو خیشوم میں چھپا کر بغیر تشدید کے اس طرح ادا کرنا کہ نہ تو اظہار ہو اور نہ ادغام ہو۔اس کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

اخفاء حقیقی کی امثلہ

اَنْتُمْ، مِنْكُمْ، مَنْصُوْرًا، مَنْضُوْدًا، اَنْفُسَكُمْ، مِنْ ذَهَبٍ، مِنْ شَيْءٍ، مِنْ سَبِيْلٍ، غُلٰمًا زَكِيًّا، خَلْقٍ جَدِيْدٍ، لَحْمًا طَرِيًّا، لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا، مَثَلًا كَلِمَةً، عَذَابًا شَدِيْدًا، عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ، اَيَّامٌ ثُمَّ، بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ جُنْدًا وغیرہم۔

ادغام کا بیان

ادغام کے لغوی معنی ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا ہے۔ پہلے حرف کو مدغم اور

(1) اخفاء حقیقی کے متعلق علامہ جزری کا یہ شعر یاد کرلیں۔

صِفْ ذَا ثَنَا كَمْ جَادَ شَخْصٌ قَدْ سَمَا دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِيْ تُقًى ضَعْ ظَالِمًا

ہر کلمہ کے شروع کا حرف اخفاء کے حروف میں سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے حرف کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

ادغام کی تعریف:

مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ (1) مشدد ادا ہوں۔

ادغام کی مطلقاً دو اقسام ہیں:

(1) ادغام کبیر، (2) ادغام صغیر

ادغام کبیر:

مدغم و مدغم فیہ اگر دونوں متحرک ہوں اور مدغم کو ساکن کر کے مدغم فیہ میں ادغام کیا جائے تو ایسا ادغام، ادغام کبیر کہلاتا ہے۔ (2) روایت حفص میں بہت قلیل یعنی صرف (3) پانچ کلمات میں ادغام کبیر ہوا ہے۔ وہ پانچ کلمات یہ ہیں:

(1) تَأۡمُرُوٓنِّيٓ (الزمر) (2) أَتُحَٰٓجُّوٓنِّي (الانعام)

(3) مَكَّنِّي (الکہف) (4) لَا تَأۡمَ۫نَّا (یوسف)

(5) نِعِمَّا (البقرہ، النساء، دوجگہ)

ادغام صغیر:

اگر مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو تو اس ادغام کو ادغام صغیر کہتے ہیں جیسے: قَدۡ دَّخَلُوا

اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ مدغم ساکن اور مدغم فیہ متحرک ہو۔

---

(1) ادغام کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو مشدد حرف کے لیے یک لخت اٹھا کر بلا تاخیر تلفظ کیا جائے۔ اگر درمیان میں فصل ہو گیا تو ادغام صحیح نہیں ہوگا۔

(2) امام ابوعمرو اور امام یعقوب کی قراءات میں ادغام کبیر بکثرت ہے۔

(3) چار کلمات میں حفص کے نزدیک صرف ادغام ہی ادغام ہے۔ لیکن لَا تَأۡمَ۫نَّا میں دو وجہیں ہیں ادغام مع الاشمام اور اظہار مع الروم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باعتبار کیفیت کے ادغام کی دو اقسام ہیں:

① ادغام تام ② ادغام ناقص

باعتبار مدغم و مدغم فیہ، ادغام کی تین اقسام ہیں:

① مثلین ② متجانسین ③ متقاربین

① ادغام تام:

مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔ جیسے: اِذْ ظَّلَمُوْا، قُلْ رَّبِّ، مِنْ رَّسُوْلٍ وغیرہ۔

② ادغام ناقص:

مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے۔ جیسے: مَنْ يَّقُوْلُ، اَنْ يَّأْتِيَهُ، اَنْ يُّغْوِيَكُمْ وغیرہ۔

ادغام کی تفصیل

① ادغام مثلین: www.kitabosunnat.com

ایسے دو حروف جن کی صفات اور مخرج ایک ہی ہوں مثلین کہلاتے ہیں۔ مثلاً ب کا ب میں، ت کا ت میں، ث کا ث میں وغیرہم۔ مثلین میں ادغام صرف تام ہوتا ہے، ناقص نہیں ہوتا۔ ناقص وہاں ہوتا ہے جہاں مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے اور تام وہاں ہوتا ہے جہاں مدغم کی کوئی صفت نہ رہے مثلین میں کوئی صفت باقی نہیں رہتی اس لیے تام ہوتا ہے۔

مثلین میں چودہ حروف کا ادغام ہوا ہے، جن کا مجموعہ یہ ہے: فَعِجْ وَكُلِّمْ تَهُدِ بِنَذِيْرٌ

اس قسم کے ادغام کو ادغام صغیر مثلین تام کہتے ہیں۔

نیز اگر مدغم حرف مدہ ہو اور مدغم فیہ غیر مدہ ہو تو ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے: قَالُوْا وَمَالَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فِیْ یَوْمٍ وغیرہ۔

ادغام مثلین کی امثلہ

ف	فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ	م	اَلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ	ن	مَنْ نَّشَآءُ
ع	مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا	ت	كَانَتْ تَّعْبُدُ	ذ	اِذْ ذَّهَبَ
و	اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا	ہ	مَالِيَهْ هَّلَكَ	ی	يٰبُنَيَّ
ک	يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ	د	قَدْ دَّخَلُوْا	ر	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
ل	قُلْ لِّعِبَادِيَ	ب	اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ		

مَالِيَهْ میں ہائے سکتہ کی وجہ سے ادغام و اظہار دونوں جائز ہیں۔

② ادغام متجانسین:

ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو، مگر صفات میں اختلاف ہو متجانسین کہلاتے ہیں۔

مثلاً: ت، ط، ث، ذ، ز، ظ وغیرہم۔

متجانسین میں ادغام تام و ادغام ناقص دونوں ہوتے ہیں۔ لیکن حروف حلقی کا ادغام اپنے ہم جنس میں نہ ہوگا۔ جیسے: فَاصْفَحْ عَنْهُمْ.

اسی طرح حروف شجریہ بھی اس ادغام سے مستثنیٰ ہیں جیسے: اَشْيَآءَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادغام متجانسین کی امثلہ (۱)

ت کا د میں	اُثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ	د کا ت میں	قَدْ تَّبَيَّنَ
ت کا ط میں	وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ	ذ کا ظ میں	اِذْ ظَّلَمُوْا
ث کا ذال میں	يَلْهَثْ ذّٰلِكَ	ب کا م میں	اِرْكَبْ مَّعَنَا

مذکورہ تمام حروف میں صرف ادغام تام ہی ہوا ہے۔ مندرجہ ذیل کلمات میں طاء کا تاء میں ادغام ناقص ہوا ہے۔ جیسے: بَسَطْتَ، اَحَطْتُ، مَافَرَّطْتُ، مَافَرَّطْتُمْ.

کیونکہ ادغام کے وقت مدغم یعنی طاء کی صفت استعلاء واطباق باقی رہ جاتی ہے۔

(۳) ادغام متقاربین:

ایسے دو حروف جو قریب المخرج ہوں یا ان کی صفات میں اختلاف پایا جاتا ہو، متقاربین کہلاتے ہیں، جیسے: ن، ل، ن ر، ق ک وغیرہم۔

متقاربین میں بھی ادغام تام و ناقص دونوں طرح کا ہوتا ہے۔ مگر جب مدغم حرف حلقی ہو تو پھر قطعاً ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے: فَسَبِّحْهُ

اسی طرح اگر پہلے حرف حلقی اور بعد میں حرف غیر حلقی ہو تو تب بھی ادغام نہیں ہوتا۔ جیسے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا.

اسی طرح لام کا ادغام نون میں نہیں ہوگا۔ مثلاً: بَلْ نَظُنُّكُمْ، جَعَلْنَا (۲)۔ صرف لام تعریف کا نون میں ادغام ہوتا ہے۔ مثلاً: اَلنَّارُ، اَلنَّاسُ

ادغام متقاربین کی مثالیں

---

(۱) یہ ادغام متجانسین صرف انہیں کلمات میں ہوا ہے۔

(۲) ادغام تخفیف کے حصول کے لیے کیا جاتا ہے۔ اگر ادغام سے ثقل ہو تو پھر ادغام نہیں کیا جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف لام تعریف کا نون میں ادغام ہوتا ہے جیسے: اَلنُّوْرُ، اَلنَّارُ

[۱]..... لام کا راء میں جیسے: قُلْ رَّبِّ اور نون کا راء میں جیسے: مِنْ رَّبِّكُمْ ادغام تام ہوتا ہے۔

[۲]..... نون کا واؤ اور یاء میں ادغام ناقص ہوتا ہے۔ جیسے: مِنْ وَّلِيٍّ، مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ وَّالٍ، مَنْ يَّشَآءُ وغیرہ۔

[۳]..... قاف کا کاف میں ادغام تام و ناقص دونوں طرح ہوتا ہے جیسے: نَخْلُقْكُّمْ تام پڑھنے میں آسان ہے۔

[۴]..... نون کا میم میں ادغام مختلف ① فیہ ہے جیسے: مِنْ مَّآءٍ وغیرہ۔

فائدہ: اِرْكَبْ مَّعَنَا اور يَلْهَثْ ذّٰلِكَ میں بطریق جزری رحمہ اللہ ادغام و اظہار دونوں جائز ہیں۔ مگر بطریق شاطبی رحمہ اللہ صرف ادغام ہے۔ اسی طرح: يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ، نٓ وَالْقَلَمِ میں علامہ جزری رحمہ اللہ کے نزدیک ادغام و اظہار اور علامہ شاطبی رحمہ اللہ کے نزدیک صرف اظہار ہی ہے۔

لامِ تعریف کے اظہار و ادغام کا قاعدہ

لام تعریف یا لام اَلْ اگر حروف شمسیہ ② پر داخل ہو تو ادغام ہوگا۔ حروف شمسیہ چودہ ہیں:

---

① یعنی اس میں ادغام تام و ناقص دونوں جائز ہیں۔ اگر غنہ نون کا مانا جائے تو ناقص ہوگا اور اگر میم کا غنہ مانا جائے تو ادغام تام ہوگا۔ مگر یہ اختلاف صرف لفظی ہے ادا میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہاں ادا پر ناقص و تام ادغام کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ دیگر کلمات میں ادغام تام و ناقص کے وقت ادا پر اثر ہوتا ہے جیسے: بَسَطْتَّ، مَنْ يَّقُوْلُ وغیرہ

② ان حروف کو شمسیہ اس لیے کہتے ہیں کہ جس طرح سورج کی موجودگی میں ستاروں کی روشنی، سورج کی روشنی میں جذب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حروف شمسیہ میں لام تعریف مدغم ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔ لام تعریف ستاروں کے مرتبہ میں ہے اور حروف بمنزلہ سورج کے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس شعر میں علامہ جمزوری رحمہ اللہ نے ان حروف کو بیان کیا ہے:

طِبْ ثُمَّ صِلْ رَحِمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ   دَعْ سُوْءَ ظَنٍّ زُرْ شَرِيْفًا لِلْكَرَمْ

اس میں ہر کلمے کا پہلا پہلا حرف حروف شمسیہ میں سے ہے۔

تَثْ، دَذْ، رَزَسْ، شَصْ، ضَطْ، ظَلَنْ

ادغام کی مثالیں

ت	اَلتَّائِبُوْنَ	ر	اَلرَّاكِعُوْنَ	ط	اَلطَّيِّبُوْنَ
ث	اَلثُّلُثِ	س	اَلسَّاجِدُوْنَ	ظ	اَلظَّالِمُوْنَ
د	اَلدَّارِ	ش	اَلشَّجَرَةَ	ل	اَللّٰعِنُوْنَ
ذ	اَلذِّكْرِ	ص	اَلصَّابِرُوْنَ	ن	اَلنَّارُ
ر	اَلرَّحْمٰنِ	ض	اَلضَّالُّوْنَ		

لام تعریف اگر حروف قمریہ (1) پر داخل ہو تو اظہار ہوگا۔ حروف قمریہ چودہ ہیں۔ جن کا مجموعہ یہ ہے: اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهُ.

اظہار کی مثالیں

ء	اَلْاَرْضُ	ك	اَلْكَوْثَرُ	ق	اَلْقَمَرُ
ب	اَلْبَرْقُ	و	اَلْوَاقِعَةُ	ی	اَلْيَوْمُ
غ	اَلْغَيْبِ	خ	اَلْخَيْرُ	م	اَلْمُسْتَقِيْمُ

(1) ان حروف کو قمریہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے غائب نہیں ہوتے بلکہ موجود رہتے ہیں اسی طرح حروف قمریہ کے لام تعریف کے بعد آنے سے لام مدغم ہو کر غائب نہیں ہوتا بلکہ اپنی ذات میں باقی رہتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْهُدٰی	ہ	اَلْفَجْرِ	ف	اَلْحَمِیْرُ	ح
		اَلْعُسْر	ع	اَلْجَارُ	ج

فَالْتَقَطَهٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ اور فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ میں جو لام ہے یہ لام تعریف نہیں ہے بلکہ یہ لام فعل ہے۔ اس لیے یہاں صرف اظہار ہی ہوگا۔

ہمزہ کے قاعدوں کے بیان میں

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں:

① ہمزہ وصلی، ② ہمزہ قطعی

① ہمزہ وصلی:

ایسا ہمزہ جو وسط کلام میں حذف ہو جائے ہمزہ وصلی کہلاتا ہے، جیسے: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اصل میں رَبِّ اَلْعٰلَمِیْنَ ہے وصلاً ہمزہ وصلی گر گیا۔

② ہمزہ قطعی:

ایسا ہمزہ جو وسط کلام میں حذف نہ ہو، ہمزہ قطعی کہلاتا ہے جیسے: فَلَآ اُقْسِمُ میں اُقْسِمُ کا ہمزہ قطعی ہے اس لیے وسط کلام میں حذف نہیں ہوا۔

ہمزہ کے چار قاعدے ہیں۔

[۱] تحقیق، [۲] تسہیل، [۳] ابدال، [۴] حذف

[۱] تحقیق:

ہمزہ کو اس کے مخرج سے جمیع صفات کے ساتھ ادا کرنا تحقیق کہلاتا ہے۔ جیسے: ءَاَنْتُمْ، ءَاِنَّكَ، ءَاِنَّا، ءَاُنْزِلَ وغیر ہم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲ تسہیل:

ہمزہ کو حروف مدہ اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا تسہیل کہلاتا ہے تسہیل صرف اسی وقت ہوتی ہے۔ جب دو ہمزہ متصلاً طور پر جمع ہوں۔ مثلاً: ءَ اَعْجَمِیٌّ

تسہیل کی دو قسمیں ہیں۔

① تسہیل وجوبی، ② تسہیل جوازی

① تسہیل وجوبی:

اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ دونوں قطعی متحرک ہوں تو انہیں خوب تحقیق سے پڑھا جائے گا۔ جیسے: ءَاَسْلَمْتُمْ، ءَاَنْذَرْتَهُمْ، ءَاُشْهِدُوْا مگر اس سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے۔ ءَاَعْجَمِیٌّ (سورۂ حم سجدہ) اس میں روایت حفص میں صرف تسہیل ہی تسہیل ہے۔ اسے تسہیل وجوبی کہتے ہیں۔

② تسہیل جوازی:

اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ قطعی مفتوح ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل جائز ہے۔ اسے تسہیل جوازی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں صرف چھ کلمات ایسے ہیں جن میں تسہیل جوازی ہوتی ہے۔ مثلاً: ءَآللّٰهُ(۱)، ءَآلذَّكَرَيْنِ، (۲) ءَآلْئٰنَ. (۳)

---

(۱) ایک سورۃ یونس میں اور ایک سورۃ النمل میں

(۲) دو جگہ سورۃ الانعام

(۳) سورۃ الانفال اور ایک سورۃ یونس میں مذکورہ چھ کلمات میں تسہیل کی حالت میں مد نہ ہوگا۔ ابدال کی صورت میں مد فرعی ہوگا۔ جس کا بیان آئندہ آ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[۳] ابدال:

ہمزہ ساکنہ یا متحرکہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے بدلنا ابدال کہلاتا ہے جیسے: آللّٰهُ اصل میں ءَ اَللّٰهُ تھا۔ اُمَنُوْا، اصل میں ءَأُمَنُوْا تھا۔

ابدال کی بھی دو قسمیں ہیں:

① ابدال وجوبی، ② ابدال جوازی

① ابدال وجوبی:

اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ہمزہ ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کا ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے ابدال ہوگا۔ اسے ابدال وجوبی کہتے ہیں: مثلاً: اٰمَنُوْا، اِیْمَانٌ کہ اصل میں اَءْمَنُوْا، اور اِءْمَانٌ تھا۔

ہمزہ ساکنہ منفردہ:

اگر ہمزہ ساکنہ منفردہ کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کلمہ سے ابتدا کرنے کے لیے ہمزہ وصلی شروع میں لایا جائے گا۔ اور اس ہمزہ ساکنہ کا ماقبل کی حرکت کے مطابق حروف مدہ سے ابدال بھی ہوگا۔ جیسے: فِي السَّمٰوٰتِ ، اِيْتُوْنِيْ کہ وصلاً فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ ہوگا۔ اس قسم کا ابدال صرف ہمزہ ساکنہ منفردہ والے کلمات میں ابتدا کے وقت ہی ہوتا ہے۔ وصلاً ابدال نہیں ہوگا۔ اور ہمزہ وصلی بھی وسط کلام میں حذف ہو جائے گا اسے بھی ابدال وجوبی کہتے ہیں۔

② ابدال جوازی:

اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ قطعی مفتوح اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال جائز ہے۔ اس لیے اسے ابدال جوازی کہتے ہیں۔

ابدال جوازی صرف چھ قرآنی کلمات میں ہوا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آللّٰهُ، ءَآلذَّكَرَيْنِ، ءَآلْئٰنَ

[۴] حذف:

اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ قطعی مفتوح اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو گرا کر پڑھنا حذف کہلاتا ہے۔ پورے قرآن مجید میں اس مذکورہ قاعدہ کے سات کلمات ہیں۔ جن میں حذف کا قاعدہ پایا گیا ہے۔ جیسے:

[۱]......أَسْتَكْبَرْتَ (ص) أَسْتَكْبَرْتَ اصل میں ءَاِسْتَكْبَرْتَ ہے۔

[۲]......أَفْتَرٰى (سبا) أَفْتَرٰى اصل میں ءَاِفْتَرٰى ہے۔

[۳]......أَتَّخَذْنٰهُمْ (ص) أَتَّخَذْنٰهُمْ اصل میں ءَاِتَّخَذْنٰهُمْ ہے۔

[۴]......أَطَّلَعَ (مریم) أَطَّلَعَ اصل میں ءَاِطَّلَعَ ہے۔

[۵]......أَصْطَفَى (صافات) أَصْطَفَى اصل میں ءَاِصْطَفَى ہے۔

[۶]......أَسْتَغْفَرْتَ (منافقون) أَسْتَغْفَرْتَ اصل میں ءَاِسْتَغْفَرْتَ ہے۔

[۷]......أَتَّخَذْتُمْ (البقرہ) أَتَّخَذْتُمْ اصل میں ءَاِتَّخَذْتُمْ ہے۔

نوٹ: ان کلمات میں ہمزہ کو رسماً ہی حذف کر دیا گیا ہے۔

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین قسمیں ہیں:

[۱] اسم، [۲] فعل، [۳] حرف

[۱] اسم:

اس کی دو قسمیں ہیں:

① اسمائے مصادر، ② اسمائے غیر مصادر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اسمائے مصادر:

مصدر وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے اردو ترجمے کی آخر میں نا آتا ہے۔ جیسے: اِنْتِقَامٌ بدلہ لینا، اِبْتِغَاءٌ چاہنا، اِفْتِرَاءٌ بہتان باندھنا۔

ان کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔ علاوہ باب افعال اور اسم تفضیل کے ان کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ ①

② اسمائے غیر مصادر:

وہ اسماء جو مصدر نہ ہوں ان کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔ یہ اسماء کل دس ہیں۔ مگر قرآن مجید میں صرف سات ہیں۔ اِبْنٌ، اِبْنَتٌ، اِمْرُءٌ، اِمْرَاَةٌ، اِسْمٌ، اِثْنَیْنِ، اِثْنَتَیْنِ

[٢] فعل:

فعل کا ہمزہ وصلی مکسور یا مضموم ہوتا ہے اور ہمزہ قطعی مفتوح ہوتا ہے:

①۔ اگر فعل کے تیسرے حرف پر کسرہ یا فتح یا ضمہ عارضی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ ہمیشہ وصلی مکسور ہوتا ہے۔ مثلاً: اِضْرِبْ، اِقْرَءْ، اِضْرِبُوْا وغیرہم۔

اگر فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ عارضی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ ہمیشہ وصلی مکسور ہوتا ہے جیسے: اِمْشُوْا، اِبْنُوْا، اِقْضُوْا، اِئْتُوْا، اِيْتُوْا تھے۔ تمام کلمات میں یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے نقل کر کے ماقبل حرف کو دے دیا۔ اب یاء اور واؤ کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا جس کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا گیا۔ اس لیے ثابت ہوا کہ وہاں شین، نون،

---

① اسم تفضیل وہ اسم ہے جو دوسرے کی بنسبت معنی میں زیادتی بتائے جیسے اَكْبَرُ بہت بڑا، اَحْسَنُ بہت اچھی، اَعْلَمُ بہت جاننے والا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضاد، قاف، تاء، پر جوضمہ ہے وہ عارضی ہے کیونکہ یہ ضمہ یاء سے نقل کر کے ان کو دیا گیا ہے لہٰذا اصلی نہ ہوا۔

نوٹ: فعل کے صرف انہیں پانچ کلمات کا ضمہ عارضی ہے۔

② ۔ اگر فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی ہو تو فعل کا ابتدائی ہمزہ وصلی مضموم ہوگا مثلاً: اُقْتُلُوْا، اُخْرُجُوْا، اُدْخُلُوْا، اُكْتُبُوْا وغیرہم۔

③ ۔ باب افعال کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ اور اسی طرح مضارع واحد متکلم کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ جیسے: اَنْصُرُ، اَضْرِبُ، اَعْلَمَ، اَكْرَمَ، اَرْسَلَ وغیرہم۔

③ حرف:

لام تعریف کے سوا تمام حروف کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ مثلاً: اَوْ، اَمْ، اِنْ، اِنَّ، اَنَّ، اَلَا وغیرہم۔

لام تعریف کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے: اَلنَّصِيْر اور اَلْحَدِيْث وغیرہ۔

همزۃ الاعلام:

قرآن مجید میں عجمی غیر عربی اسماء ذکر کیے گئے ہیں۔ ان کا شروع والا ہمزہ **همزة الاعلام** کہلاتا ہے اور وہ ہمزہ قطعی ہوتا ہے اور وسط کلام میں حذف نہیں ہوتا جیسے:
اِبْرَاهِيْمَ، اِسْمٰعِيْلَ، اِسْحٰقَ، اِدْرِيْسَ، اِلْيَاسَ، اِنْجِيْلَ، اِسْرَآئِيْلَ، اِبْلِيْسَ۔

مد کے بیان میں

مد کے لغوی معنی کھینچنا اور دراز کرنا کے ہیں۔

مد کی تعریف: مد ایک کلمے میں یا دو کلمے میں ہو گی۔

''اَطَالَةِ الصَّوْتِ عَلٰى حَرْفِ الْمَدِّ'' یعنی حروف مدہ پر آواز کا دراز کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مد کی قسمیں ہیں:

① مد اصلی، ② مد فرعی

① مد اصلی: جو بغیر کسی سبب کے ہوں۔

حروف مدہ کو ان کی اصلی اور ذاتی مقدار کے مطابق کھینچنا اور وہ کسی سبب پر موقوف نہ ہو، جیسے: قَالَ، قِيْلَ، قُوْلُوْا وغیرہم۔

② مد فرعی:

حروف مدہ کو ان کی اصلی اور ذاتی مقدار سے بڑھا کر کھینچنا اور وہ کسی سبب پر موقوف ہو، جیسے: قَالُوْٓا اٰمَنَّا، شَآءَ، يَعْلَمُوْنَ، دَآبَّةٍ وغیرہم۔

حروف مدہ اور حروف لین کو محل مد کہتے ہیں اور ہمزہ سکون اور تشدید کو سبب مد کہتے ہیں۔

مد فرعی کی اقسام:

مد فرعی کی چار اقسام ہیں:

① مد واجب، ② مد جائز، ③ مد لازم، ④ مد عارض

① مد واجب:

حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو، جیسے: سَآءَ، مِنَ السَّمَآءِ، مَآءً، سُوْٓءٌ، سِيْٓءَ وغیرہم۔

اسے مد واجب اور مد متصل کہتے ہیں۔ اس کی مقدار توسط ہے۔

② مد جائز:

حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو۔ مثلاً: وَمَآ اُمِرُوْٓا، بَلٰٓى اِنْ، اِنِّىْٓ اَعْلَمُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَآ اٰمَنَّا وغیرہم۔

اسے مد جائز اور مد منفصل بھی کہتے ہیں۔اس کی مقدار بھی توسط ہے۔

③ مد لازم:

حروف مدہ کے بعد ایسا سکون جو کسی بھی حالت میں حروف مدہ سے جدا نہ ہو سکے۔مد لازم کی پانچ قسمیں ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

[۱] مد لازم حرفی مخفف:

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات ① میں سکون ہو مثلاً: حٰمٓ، قٓ، صٓ، نٓ وغیرہم۔
اس کی مقدار طول ہے۔

نوٹ: الٓمٓ اللہ سورۃ آل عمران میں وصل کی حالت میں میم پر فتحہ پڑھا جاتا ہے وصلاً طول اور قصر دو وجہیں ہوں گی۔وقفاً طول ہی ہوگا۔

[۲] مد لازم حرفی مثقل:

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں تشدید ہو مثلاً: الٓمٓ، الٓمٓرٰ وغیرہم۔میں حرف لام پر مد اس کی مقدار طول ہے۔

[۳] مد لازم کلمی مخفف:

حروف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون اصلی ہو جیسے: آٰلْئٰنَ اس کی مقدار بھی طول ہے۔

---

① قرآن کریم کی انتیس سورتوں کے شروع میں جو حروف تہجی الگ الگ پڑھے جاتے ہیں۔انہیں حروف مقطعات کہتے ہیں۔یہ حروف کل چودہ ہیں۔ان کا مجموعہ یہ ہے:
نَصٌّ حَكِيمٌ قَاطِعٌ لَهُ سِرٌّ یا طَرَقَ سَمْعَكَ النَّصِيحَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[۴] مدلازم کلمی مثقل:

حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں تشدید ہو جیسے: ضَآلِّيْنَ، تَضَآرَّ، اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ، تَاْمُرُوْٓنِّيْ، دَآبَّةٍ، اس کی مقدار بھی طول ہے۔

[۵] مدلازم لین:

حرف لین کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو، جیسے: حٰمٓ عٓسٓقٓ، كٓهٰيٰعٓصٓ، میں حرف عین پر جو مد ہے وہ لین لازم ہے اس کی مقدار طول ہے۔

(۴) مد عارض:

اس کی دو قسمیں ہیں:

[۱] مد عارض لین، [۲] مد عارض وقفی

[۱] مد عارض لین:

حروف لین کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو جیسے: خَوْفٌ، صَيْفٌ اس کی مقدار قصر، توسط اور طول ہے۔ مگر قصر اولیٰ ہے۔

[۲] مد عارض وقفی:

حرف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو۔ جیسے: تُعْلَمُوْنَ، تُكَذِّبَانِ، اَلْمُسْلِمِيْنَ، رَحِيْمٌ، مُقِيْمٌ، اَلْيَقِيْنُ.

اس کی مقدار بھی طول (۱) توسط اور قصر ہے لیکن طول اولیٰ ہے۔

---

(۱) طول کی مقدار تین الف اور توسط کی مقدار دو الف اور دوسرے قول پر طول کی مقدار پانچ الف اور توسط کی مقدار تین الف ہے۔ اور یہ مقدار مد اصلی کے علاوہ ہے۔ اور قصر کی مقدار دونوں قولوں میں ایک الف ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجتماع ساکنین کے بیان میں

اجتماع ساکنین کا معنی دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا۔

تعریف: دو ساکنوں کا ایک یا دو کلموں میں جمع ہونا اجتماع ساکنین کہلاتا ہے۔ مثلاً: ءآلْئٰنَ، یَعْلَمُوْنَ، لَیْلَةُ الْقَدْرِ، قَالُوْا الْئٰنَ، یَسْرِ

اس کی دو قسمیں ہیں:

① اجتماع ساکنین علی حدہ، ② اجتماع ساکنین علی غیر حدہ

①: اجتماع ساکنین علی حدہ:

دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ ہو۔ علی حدہ کے معنی ہیں کہ وہ اپنے حال پر برقرار رہیں۔ ان میں کوئی تغیر وتبدل نہ کیا جائے۔ ءآلْئٰنَ، دَآبَّةٍ، یُکَذِّبُوْنَ، تُرْجَعُوْنَ، اَلْعٰلَمِیْنَ، عَلِیْمٌ، اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ، صٰدِقِیْنَ، مُعْرِضُوْنَ، یَعْمَهُوْنَ، نٓ، حٰمٓ، قٓ وغیرہم۔

②: اجتماع ساکنین علی غیر حدہ:

دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو۔

اِذَا یَسْرِ، مِنْ کُلِّ اَمْرٍ، عَشْرٍ، اَلْفَجْرِ، اَلْعُسْرَ، حِجْرٍ اور یہ صرف وقف میں ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں تغیر کی ضرورت نہیں۔

دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ دونوں اپنے حال پر برقرار نہ رہیں اور ان میں تغیر وتبدل کیا جائے۔ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ، اَمِ ارْتَابُوْا، عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ، مِنَ الَّذِیْنَ وغیرہم۔

اس کی چار صورتیں ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[۱] حذف کرنا، [۲] ضمہ دینا، [۳] فتح دینا، [۴] کسرہ دینا

[۱] حذف کرنا:

جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو اس پہلے ساکن کو گرا کر پڑھیں گے۔ مثلاً: وَقَالَا الْحَمْدُ، قَالُوا الْئٰنَ، ذَا قَالشَّجَرَةَ، فِي الْاَرْضِ، وَاسْتَبَقَا الْبَابَ، جَابُوالصَّخْرَ، وَاِذَا الْكَوَاكِبُ، وَقَالُوا الْحَمْدُ، فَذُوْقُوْا الْعَذَابَ وغیرہ۔

توضیح: وَقَالَا الْحَمْدُ: یہ اصل میں وَقَالَا اَلْحَمْدُ تھا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔ پھر قَالَا کے الف اور اَلْحَمْدُ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا۔ پہلا ساکن قاعدہ کے موافق گرا دیا گیا۔ تو وَقَالَا الْحَمْدُ بن گیا۔ اور اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھ لیں۔

[۲] ضمہ دینا:

اگر دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن میم جمع یا واو لین جمع ہو تو اس پہلے ساکن کو ضمہ دے کر پڑھیں۔ مثلاً: عَلَيْهِمُ الْقِتَالَ، وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ، عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ، مِنْهُمُ الْقِرَدَةُ، وَلَيَكُمُ اللهُ، اٰتَوُا الزَّكٰوةَ، عَصَوُا الرَّسُوْلَ وغیرہ۔

توضیح: اٰتَوُا الزَّكٰوةَ: یہ اصل میں اٰتَوْ اَلزَّكٰوةَ تھا۔ ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔ اٰتَوْا کی واو اور اَلزَّكٰوةَ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا قاعدہ کے موافق پہلے ساکن کو ضمہ دیا گیا تو اٰتَوُا الزَّكٰوةَ بن گیا۔

توضیح: عَلَيْهِمُ الْقِتَالَ: یہ اصل میں عَلَيْهِمْ اَلْقِتَالَ تھا۔ ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوا۔ عَلَيْهِمْ کی میم اور اَلْقِتَالَ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا۔ قاعدہ کے موافق پہلے ساکن کو ضمہ دیا گیا تو عَلَيْهِمُ الْقِتَالَ بن گیا۔ اس پر باقی مثالوں کو قیاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرلیں۔

[۳] فتح دینا:

جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مِن حرف جر کا نون اور الٓمّٓ کی میم ہو تو پہلے ساکن کو فتحہ دے کر پڑھیں گے۔ مِنَ الْعِلْمِ، الٓمّٓ، اللهُ، مِنَ النَّاسِ، مِنَ الَّذِيْنَ، مِنَ الْمُعْصِرَاتِ، مِنَ اللهِ وغیرہم۔

توضیح: مِنَ الْعِلْمِ: یہ اصل میں مِنْ اَلْعِلْمِ تھا۔ ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوگیا۔ مِنْ کے نون اور اَلْعِلْمِ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا۔ قاعدے کے موافق پہلے ساکن کو فتحہ دیا گیا تو مِنَ الْعِلْمِ بن گیا۔

توضیح: الٓمّٓ، اللهُ: یہ اصل میں الٓمّٓ، اَللهُ تھا۔ ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوگیا۔ الٓمّٓ کی میم اور اللہ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا۔ قاعدہ کے موافق پہلے ساکن کو فتحہ دیا گیا تو الٓمّٓ اللهُ بن گیا۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھیں۔

[۴] کسرہ دینا:

اگر دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں۔ کہ پہلا ساکن مِنْ حرف جر کا نون، الٓمّٓ کی میم، میم جمع اور رواۃ تنوین جمع کے علاوہ کوئی حرف غیر مدہ ہو تو اس پہلے ساکن کو کسرہ دے کر پڑھیں گے۔ جیسے: اَمِ اللهُ الْوَاحِدُ، اَنِ اضْرِبْ الْفُلْكَ، قَبِيْرُ الَّذِيْنَ، شِيْئًا السَّمَآءِ، لُمَزَةِ الَّذِيْ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ، قُلِ اللّٰهُمَّ، بَلِ اللهُ، عَنِ الَّذِيْنَ، اَنِ اضْرِبْ وغیرہ۔

توضیح: اَمِ اللهُ الْوَاحِدُ: یہ اصل میں اَمْ اَللهُ الْوَاحِدُ تھا ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہوگیا اَمْ کی میم اور لفظ اَللهُ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا۔ قاعدہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موافق پہلے ساکن کو کسرہ دیا گیا تو اَمِ اللّٰہُ الْوٰحِدُ بن گیا۔

توضیح: قَدِیْرُ، الَّذِیْنَ: یہ اصل میں قَدِیْرٌ اَلَّذِیْنَ تھا۔ ہمزہ وصلی وسط کلام میں حذف ہو گیا۔ قَدِیْرٌ کے نون تنوین اور اَلَّذِیْنَ کے لام کے درمیان اجتماع ساکنین ہوا۔ قاعدہ کے موافق پہلے ساکن کو کسرہ دیا گیا تو قَدِیْرُ، الَّذِیْنَ بن گیا۔ یہاں خلافِ قیاس چھوٹا سا نون پڑھنے کی آسانی کے لیے لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح باقی مثالیں بھی ہیں۔

ھائے ضمیر کا بیان

ھاء کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ھائے اصلیہ، (۲) ھائے زائدہ

(۱) ھائے اصلیہ:

ھائے اصلیہ اس ھاء کو کہتے ہیں۔ جو نفس کلمہ کی ھاء ہو۔ یعنی کلمہ کا جز ہو۔ اگر اسے کلمہ سے جدا کر دیا جائے تو معنی خراب ہو جائے گا جیسے: نَفْقَهُ كَثِيْرًا، فَوَاكِهُ كَثِيْرًا، لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ، لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ، غَيْرُ مُتَشَابِهٍ، وَاِنَّهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ اور لفظ اَللّٰهُ کی ھاء۔ مذکورہ تمام ھاءآت اصلیہ ہیں۔

(۲) ھائے زائدہ:

ھائے زائدہ اس ھاء کو کہتے ہیں جو نفس کلمہ کی نہ ہو۔

ھائے زائدہ کی تین قسمیں ہیں:

[۱] ھائے ضمیر، [۲] ھائے سکتہ، [۳] ھائے مدورہ

[۱] ھائے ضمیر:

کلمہ کے آخر میں مثل کاف کے جو ھا لاحق ہوتی ہے اس کو ھائے ضمیر کہتے ہیں۔ ہائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیر مکسور ہوتی ہے یا مضموم۔

[۲] ھائے ضمیر مکسور:

ھائے ضمیر کے ماقبل اگر کسرہ ہو یا یائے ساکن ہو تو ھائے ضمیر مکسورہ ہوگی۔ مثلاً: عَلَيْهِ، بِهِ اللهُ، اِلَيْهِ، لِاَبِيْهِ مگر اس قاعدہ سے چار کلمات مستثنیٰ ہیں۔

① وَمَا أَنْسَانِيْهُ① (الکہف) ② عَلَيْهُ اللهَ (الفتح)

③ أَرْجِهْ② (الاعراف، الشعراء) ④ فَأَلْقِهْ (النمل)

ھائے ضمیر مضموم:

ھائے ضمیر کے ماقبل فتحہ ہو جیسے: لَهُ، اِنَّهُ، یا ھائے ضمیر کے ماقبل ضمہ ہو جیسے: اِسْمُهُ، مَالُهُ، یا ھائے ضمیر کے ماقبل یا ساکن کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو جیسے: اَخَاهُ، تُبْدُوْهُ وغیرہ تو ھائے ضمیر مضموم ہوگی۔ عَنْهُ، عِنْدَهُ، غَيْرُهُ وغیرہ۔

مگر اس قاعدہ سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے وَيَتَّقْهِ③ (النور)

---

① وَمَا أَنْسَانِيْهُ، عَلَيْهُ اللهَ ان دونوں کلموں میں ہائے ضمیر قاعدہ کے موافق مکسور ہونا چاہیے تھی لیکن ہائے ضمیر میں ضمہ اصل ہے۔ یہاں اصل کی اتباع کرتے ہوئے ضمہ ہی پڑھا گیا ہے۔

② أَرْجِهْ فَأَلْقِهْ یہ کلمے اصل میں اَرْجِئْ فَاَلْقِیْ ہیں۔ اور یہ دونوں امر کے صیغے ہیں اگر امر کا آخر حرف علت ہو تو اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ یہاں یا کو حذف کرکے اس کے قائم مقام ھا کو کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اصل میں حرف علت ساکن تھے۔

③ وَيَتَّقْهِ یہ اصل میں وَيَتَّقِيْهِ تھا۔ اور ماقبل تمنی کی وجہ سے یاء حذف ہوئی۔ یہاں بھی اصل کے مطابق ھاء مکسور پڑھی جاری ہے اور حفص نے قاف کو ساکن پڑھا ہے۔ تو وَيَتَّقْهِ ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلہ کا بیان

صلہ کا معنی کھینچنے کے ہیں۔

صلہ کی تعریف:

ھائے ضمیر کو اس طرح کھینچنا کہ اس کے کھینچنے سے واؤ یا یائے مدہ پیدا ہو۔ ھائے ضمیر اگر قاعدہ کے موافق مضموم ہو گی تو صلہ کرنے سے واؤ مدہ پیدا ہو گی اور ھائے ضمیر اگر مکسور ہو گی تو پھر یائے مدہ پیدا ہو گی جیسے: لَهٗ، بِهٖ

صلہ کا قاعدہ:

ھائے ضمیر کا ماقبل اور مابعد دونوں متحرک ہوں تو ھائے ضمیر میں صلہ ہو گا۔ جیسے: قَوْلُهٗ اَلْقٰھَا، اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ، مَالُهٗ وَمَا كَسَبْ مگر اس سے ایک کلمہ مستثنٰی ہے۔ يَرْضَهُ لَكُمْ ① (الزمر) اس میں صلہ نہ ہو گا۔

عدم صلہ کا قاعدہ:

ھائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد اگر کوئی حرف ساکن ہو یا مابعد مشدد ہو تو ھائے ضمیر میں صلہ نہیں ہو گا۔ جیسے: مِنْهُ، لَهُ الدِّيْنِ، لَهُ الْمُلْكُ، مِنْهُ اٰيٰتٍ وغیرہ۔

مگر اس قاعدے سے ایک کلمہ مستثنٰی ہے ② فِيْهٖ مُهَانًا (الفرقان)

---

① يَرْضَهُ لَكُمْ میں صلہ نہیں کیا گیا اس کی وجہ ہے کہ اصل میں يَرْضَاهُ ہے۔ شرط کی وجہ سے الف حذف کر دیا گیا ہے۔ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے صلہ نہیں کیا گیا۔

② فِيْهٖ مُهَانًا اس میں قاعدہ کے موافق اشباع نہیں ہونا چاہیے تھا مگر یہاں جَمْعًا بَيْنَ اللُّغَتَيْنِ صلہ کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھائے سکتہ:

کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے جو ھاء لائی جاتی ہے۔ اسے ھائے سکتہ کہتے ہیں۔ ھائے سکتہ وقفاً وصلاً ساکن ہوتی ہے۔ اور یہ قرآن میں نو مقام پر ہیں۔

① لَمْ يَتَسَنَّهْ (البقرہ)، ② فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ (الانعام)، ③ كِتَابِيَهْ (دو جگہ الحاقہ میں)، ④، ⑤ سُلْطَانِيَهْ (الحاقہ)، ⑥ مَالِيَهْ (الحاقہ)، ⑦ مَاهِيَهْ (الحاقہ)، ⑧، ⑨ حِسَابِيَهْ (دو جگہ سورۃ الحاقہ)

ھائے مدورہ:

تانیث کی وہ تائے مدورہ جو وقف میں ھائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے جیسے: جَنَّةٌ، سے جَنَّهْ، اٰيَةٌ سے اٰيَهْ۔ اس① پر روم اور اشمام جائز نہیں ہے۔

وقف کا بیان

وقف کے لغوی معنی ٹھہرنے اور رُکنے کے ہیں۔

وقف کی تعریف:

کلمہ غیر موصول کے آخر میں سانس توڑ کر ٹھہرنا۔

وقف کی اقسام:

باب الوقف کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

① ھائے ضمیر پر روم اور اشمام کے بارہ میں قراء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک روم اور اشمام ہر حالت میں جائز ہے اور بعض کے نزدیک جس وقت ھائے ضمیر کے ماقبل واؤ مدہ اور یائے مدہ نہ ہو یا ضمہ اور کسرہ نہ ہو تو اس وقت وقف بالروم اور وقف بالاشمام جائز ہے باقی صورتوں میں روم اور اشمام جائز نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

①۔ وقف بلحاظ موقوف علیہ

②۔ وقف بلحاظ معنی

وقف کی اقسام بلحاظ موقوف علیہ

بلحاظ موقوف علیہ کے وقف کی پانچ اقسام ہیں:

[1] وقف بالسکون [2] وقف بالاسکان [3] وقف بالروم

[4] وقف بالاشمام [5] وقف بالابدال

[1] وقف بالسکون:

موقوف علیہ اگر پہلے سے ہی ساکن ہو تو وہاں پر وقف کرنے کو وقف بالسکون کہتے ہیں جیسے: وَانْهَرْ، لَمْ يَلِدْ، عَبَدْ تُّمْ.

[2] وقف بالاسکان:

موقوف علیہ اگر متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے وقف کرنے کو وقف بالاسکان کہتے ہیں یہ تینوں حرکتوں زیر، دوزیر، زبر، پیش اور دو پیش پر ہوتا ہے جیسے: يَعْلَمُوْنَ، مَعْلُوْمٌ، كَرِيْمٌ، وغیرہم۔

[3] وقف بالروم:

موقوف علیہ کی حرکت کے تہائی حصہ پڑھنے کو وقف بالروم کہتے ہیں۔ یہ صرف دو حرکتوں زیر، دوزیر، پیش اور دو پیش پر ہوتا ہے جیسے: لِيَعْبُدُوْنِ، شَكُوْرٌ وغیرہم۔

تنبیہ: وقف بالروم صرف حرکت اصلی پر ہوتا ہے عارضی پر نہیں ہوتا جیسے: أَنْذِرِ النَّاسَ میں أَنْذِرْ پر وقف بالروم نہیں ہوگا کیونکہ أَنْذِرْ کی راء عارضی طور پر مکسور ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴ وقف بالاشمام:

موقوف علیہ کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کو وقف بالاشمام کہتے ہیں۔ یہ پیش یا دو پیش پر ہوتا ہے۔ جیسے: نَسْتَعِيْنُ، غَفُوْرٌ پر وقفاً ہونٹوں کو گول کر کے ضمہ کی طرف اشارہ کریں گے۔

نوٹ: وقف بالروم اور وقف بالاشمام کی ادائیگی ماہر مجود استاد کے سکھانے سے ہی آ سکتی ہے۔ بغیر استاد کے ادائیگی پر قادر ہونا ممکن نہیں۔

تنبیہ: روم کی طرح اشمام بھی حرکت عارضی پر نہیں ہوتا جیسے: عَصَوُا الرَّسُوْلَ میں عَصَوْ پر وقف کریں تو واؤ پر اشمام نہیں کریں گے۔

۵ وقف بالابدال:

موقوف علیہ اگر تائے مدورہ مربوطہ یا دو زبر کی تنوین ہے تو گول تاء کو ھائے ساکنہ سے اور دو زبر کی تنوین کو الف مدہ سے بدلیں گے۔ اسے وقف بالابدال کہتے ہیں۔ مثلاً: خَلِيْفَةً سے خَلِيْفَهْ، نِسَآءً سے نِسَآءَ، قَدِيْرًا سے قَدِيْرَا، عَلِيْمًا سے عَلِيْمَا وغیرہ۔

وقف کی اقسام بلحاظِ معنیٰ:

بلحاظ معنی وقف کی چار قسمیں ہیں:

① وقف تام ② وقف کافی

③ وقف حسن ④ وقف قبیح

① وقف تام:

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے کوئی لفظی یا معنوی تعلق نہیں ہے تو اسے وقف تام کہتے ہیں۔ مثلاً: سورۃ البقرہ کے ابتدائی اَلْمُفْلِحُوْنَ پر وقف کرنا، وقف تام ہے کیونکہ یہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومنوں کا بیان ختم ہو گیا ہے اور اگلی آیت سے کافروں کا بیان شروع ہو رہا ہے۔ نیز ہر سورۃ کے آخر میں وقف تام ہے۔

(۲) وقف کافی:

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے معنوی تعلق ہو اور لفظی تعلق نہ ہو تو اسے وقف کافی کہتے ہیں۔ مثلاً: يُنْفِقُوْنَ ، يُوْقِنُوْنَ پر وقف کرنا وقف کافی ہے کیونکہ ابھی يُنْفِقُوْنَ کے بعد مومنوں کا بیان جاری ہے۔ وقف تام اور وقف کافی کا حکم یہ ہے کہ مابعد سے ابتدا کی جائے۔

(۳) وقف حسن:

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے تعلق لفظی و معنوی دونوں ہوں اور وقف کرنے سے معنی مراد الٰہی کے خلاف نہ ہوتے ہوں تو اسے وقف حسن کہتے ہیں۔ مثلاً: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر وقف کرنا وقف حسن ہے۔ اگر آیت پر ہو تو مابعد سے ابتدا کرے اگر آیت کے درمیان میں ہو تو ماقبل سے اعادہ کرے جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(۴) وقف قبیح:

موقوف علیہ کا اگر مابعد سے لفظی و معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی مراد الٰہی کے خلاف ہوں تو ایسے وقف کو وقف قبیح کہتے ہیں جیسے: اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ میں كَيْفَ اور اَلصَّلٰوةَ پر وقف کرنا وقف قبیح کہلاتا ہے۔ وقف قبیح کا حکم یہ ہے کہ ماقبل سے اعادہ کر کے پڑھیں گے۔

وقف قبیح سے معنی غیر مراد لازم آتا ہے اس لیے اس سے اجتناب ضروری ہے طلباء کی آسانی کے لیے چند مثالیں لکھی جاتی ہیں۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ [الکہف]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے تو وہی ہدایت والا ہے اور جس کو گمراہ کر دے۔“

فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا [آل عمران]

”پھر اگر وہ اسلام لے آئیں تو یقیناً وہ ہدایت والے بنے اور اگر وہ پھر جائیں۔“

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ [ابراہیم]

”تو البتہ ضرور میں تم کو زیادہ دوں گا اور ضرور اگر تم ناشکری کرو گے۔“

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ [الانفطار]

”یقیناً نیک لوگ ضرور نعمت والی جنت میں ہوں گے اور یقیناً بدکار لوگ۔“

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ [الذاریات]

”اور نہیں پیدا کیا ہے میں نے جنوں اور انسانوں کو۔“

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ [البقرہ]

”تو وہ کافر حیران (پریشان) رہ گیا، اور اللہ تعالیٰ۔“

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ [النساء]

”تم نماز کے قریب نہ جاؤ۔“

وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ [آل عمران]

”اور میری بیوی بانجھ ہے اور کہا اسی طرح اللہ تعالیٰ۔“

ہمزہ اور الف میں فرق:

① ......ہمزہ کا مخرج محقق ہے اور الف کا مخرج مقدر ہے۔

② ......ہمزہ ساکن جھٹکے والا ہوتا ہے جبکہ الف ساکن بغیر جھٹکے کے ہوتا ہے۔

③ ......ہمزہ پر تینوں طرح کی حرکت آسکتی ہے جبکہ الف حرکت اور جزم سے خالی ہوتا ہے۔

④ ......ہمزہ کلمے کے شروع درمیان آخر میں آتا ہے جبکہ الف درمیان اور آخر میں آتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑤...... ہمزہ صرف باریک پڑھا جاتا ہے جبکہ الف موٹا بھی پڑھا جاتا ہے اور باریک بھی۔

وقف کے متعلق دیگر ضروری معلومات

وقف کی اقسام جاننے کے بعد اب قرآن مجید میں اس کے مطابق وقف کیا جائے۔ ورنہ درج ذیل علامات کا خیال کیا جائے۔

[۱]...... جہاں گول آیت کا نشان o ہے یا وقف کے نشانات مثلاً: ط، م اور ج ہیں۔ صرف وہاں ہی وقف کریں۔ اس وقف میں اعادہ کی قطعاً ضرورت نہیں ہے بلکہ آگے سے ابتداء کی جائے۔

[۲]...... اگر آیت کے درمیان غیر مناسب جگہ پر وقف ہو جائے تو ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔

[۳]...... جس جگہ وقف کیا جائے وہاں آواز اور سانس کا توڑنا ضروری ہے۔ وقف کرتے وقت آواز روکنا اور سانس نہ لینا عیب ہے اس سے بچنا چاہیے۔

قرآن مجید میں بعض جگہ حروف معانی آتے ہیں بعض قراء حضرات ان حروف پر وقف کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے بسا اوقات معنی مراد الٰہی کے خلاف ہو جاتا ہے تو ایسا کرنا درست نہیں ہے حروف معانی درج ذیل ہیں۔

ما، علی، لا، فی، من، الی

لفظ مَا کا بیان

حرف ما جس پر وقف کرنا درست نہیں

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ	۸	۱	البقرہ
۲	فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا	۱۶	۱	البقرہ
۳	خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا	۹۳	۱	البقرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴	وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ	۱۰۲	۱	البقرہ
۵	وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ	۱۰۲	۱	البقرہ
۶	فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ	۱۷	۱	البقرہ
۷	يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ	۳	۷	المائدہ
۸	لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ	۱۲۰	۷	الانعام
۹	وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	۱۳	۷	الانعام
۱۰	قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	۱۲	۷	الانعام

لفظ مِنْ کا بیان

حرف مِنْ جس پر وقف کرنا درست نہیں

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ	۵	۱۸	النور
۲	وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ	۴۳	۱۸	النور
۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ	۶۲	۲۰	العنکبوت
۴	قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ	۱۵۳	۱۹	الشعراء
۵	يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ	۳۵	۱۹	الشعراء
۶	يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ	۱۱	۱۷	الحج
۷	قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	۶۵	۱۷	الانبیاء
۸	خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ	۳۳	۱۷	الانبیاء
۹	وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ	۲۴	۱۷	الانبیاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰	وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ	۱۱	۱۷	الانبیاء

لفظ علیٰ کا بیان

لفظ علیٰ جس پر وقف کرنا درست نہیں

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ	۵	۱	البقرہ
۲	خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ	۷	۱	البقرہ
۳	قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ	۶۵	۱۵	الکہف
۴	وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ		۱۸	مومنون
۵	هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ		۲۹	الدھر
۶	وَإِنَّا عَلَىٰ أَنْ نُرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ		۱۸	مومنون
۷	حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا		۲۰	العنکبوت
۸	الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ		۲۰	العنکبوت
۹	إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ		۲۰	العنکبوت
۱۰	وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ		۲۰	النمل

لفظ فِی کا بیان

لفظ فِی جس پر وقف کرنا درست نہیں

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ	۷۵	۲۰	النمل
۲	بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ	۶۶	۲۰	النمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳	تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ	۶۱	۱۹	الفرقان
۴	وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ	۲۳	۲۵	الزخرف
۵	اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ	۴۰	۲۵	النور
۶	وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ	۲۶	۱۷	الحج
۷	يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ	۲۰	۱۷	الحج
۸	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ	۵	۱۷	الحج
۹	وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا	۷۵	۱۷	الانبیاء
۱۰	لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	۶	۱۶	طٰہٰ

لفظ لَا کا بیان

لفظ لَا جس پر وقف کرنا درست نہیں

	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ	۱۱	۱	البقرہ
۲	اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ	۱۲	۱	البقرہ
۳	اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ	۱۳	۱	البقرہ
۴	وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ	۱۷	۱	البقرہ
۵	صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ	۱۸	۱	البقرہ
۶	كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ	۱۱۸	۱	البقرہ
۷	وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا	۲۱	۱۹	الفرقان
۸	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ	۱۰۵	۱	البقرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹	وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا	۸	۶	المائدہ
۱۰	وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ	۶۰	۲۱	العنکبوت

لفظ اِلٰی کا بیان

لفظ اِلٰی جس پر وقف کرنا درست نہیں

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ	۶۳	۱۴	النحل
۲	لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ	۱۴۳	۵	النساء
۳	ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	۸	۲۸	جمعہ
۴	لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ	۱۰	۲۸	المنافقون
۵	فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	۹	۲۸	جمعہ
۶	وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ	۸	۳۰	الانشراح
۷	اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا	۴۴	۳۰	نازعات
۸	اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ	۱۷	۳۰	نازعات
۹	فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى	۱۸	۳۰	نازعات
۱۰	وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى	۱۹	۳۰	نازعات

نَعَمْ کا بیان

نَعَمْ: قرآن مجید میں وہ مقامات جہاں وقف کرنا اور مابعد سے ابتداء کرنا دونوں منع ہے

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ	۱۱۴	۹	الاعراف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲	قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ	۴۲	۱۹	الشعراء
۳	قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ	۱۸	۲۳	الصافات

بَلٰی کا بیان

بَلٰی وہ مقامات جہاں وقف کرنا جائز ہے

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ	۳۰	۷	الانعام
۲	اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا	۳۴	۲۶	الاحقاف
۳	بَلٰی وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ	۳۸	۱۴	النحل
۴	قُلْ بَلٰی وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ	۳	۲۲	السباء
۵	بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا	۵۹	۲۴	الزمر
۶	قُلْ بَلٰی وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ	۷	۲۸	التغابن
۷	بَلٰی قٰدِرِيْنَ عَلٰی اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ	۴	۲۹	القیامۃ

وہ مقامات جہاں وقف کرنا مختلف فیہ ہے بعض کے نزدیک درست بعض کے نزدیک درست نہیں

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	بَلٰی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ	۱۲۵	۴	آل عمران
۲	قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	۷۱	۲۴	الزمر
۳	وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ	۸۰	۲۵	الزخرف
۴	قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ	۱۴	۲۷	الحدید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵	قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ فَکَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ	۹	۲۹	الملک

کَلَّا کا بیان

لفظ کَلَّا وہ انیس مقامات جہاں وقف کرنا درست نہیں ہے۔

نمبر شمار	کلمات	آیت نمبر	پارہ نمبر	سورت
۱	کَلَّا وَالْقَمَرِ	۳۲	۲۹	المدثر
۲	کَلَّا اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ	۵۴	۲۹	المدثر
۳	کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ	۲۰	۲۹	القیامۃ
۴	کَلَّا اِذَا بَلَغَتِ	۲۶	۲۹	القیامۃ
۵	کَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ	۴	۳۰	النباء
۶	ثُمَّ کَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ	۵	۳۰	النباء
۷	کَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ	۱۱	۳۰	عبس
۸	کَلَّا لَمَّا يَقْضِ	۲۳	۳۰	عبس
۹	کَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ	۹	۳۰	الانفطار
۱۰	کَلَّا اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ	۷	۳۰	المطففین
۱۱	کَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ	۱۵	۳۰	المطففین
۱۲	کَلَّا اِذَا دُكَّتِ	۲۱	۳۰	الفجر
۱۳	کَلَّا لَئِنْ لَّمْ	۱۵	۳۰	العلق
۱۴	کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ	۶	۳۰	العلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵	كَلَّا لَا تُطِعْهُ	۱۹	۳۰	العلق
۱۶	كَلَّا سَوْفَ	۳	۳۰	التکاثر
۱۷	ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ	۴	۳۰	التکاثر
۱۸	كَلَّا لَوْ	۵	۳۰	التکاثر
۱۹	كَلَّا إِنَّ كِتٰبَ الْأَبْرَارِ	۱۸	۳۰	المطففین

[۴]......وقف تابع رسم الخط کے ہوتا ہے۔جس جگہ کلمہ جس طرح لکھا ہے وہاں ایسے ہی وقف کرنا چاہیے۔مثلاً: أَنَا کا الف وصلاً نہیں پڑھا جاتا مگر وقفاً الف پڑھا جائے گا۔اسی طرح مندرجہ ذیل قرآنی کلمات بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔وہ کلمات جن کا الف وقف میں پڑھا جاتا ہے وصل میں نہیں۔

اَلظُّنُوْنَا	الاحزاب	لٰكِنَّا	الکہف
اَلرَّسُوْلَا	الاحزاب	أَنَا	جہاں بھی آئے
اَلسَّبِيْلَا	الاحزاب	سَلٰسِلَا	الدھر
قَوَارِيْرَا	الدھر (پہلا)		

نوٹ: سَلٰسِلَا میں وقفاً دو طرح پڑھا جاسکتا ہے۔سَلٰسِلَا یعنی الف کے اثبات سے پڑھنا اور سَلٰسِلْ یعنی الف کے حذف سے پڑھنا دونوں طرح درست ہے۔

تنبیہ: مندرجہ ذیل کلمات میں جو الف لکھا ہوا ہے۔وہ متکلم کی ضمیر کا نہیں ہوتا بلکہ نفس کلمہ کا ہے۔ان کلمات کے أَنَا کا الف ہمیشہ اور ہر حال میں پڑھا جاتا ہے۔مثلاً:

أَنَاسِيَّ	الفرقان	وَأَنَابُوْا	الزمر
اَلْأَنَامِلَ	آل عمران	جَآءَنَا	الملک
مَنْ أَنَابَ	الرعد		

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵..... جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ وقف تابع رسم الخط کے ہوتا ہے۔ اس قاعدہ سے مندرجہ ذیل قرآنی کلمات مستثنیٰ ہیں۔ ان کلمات میں الف کسی حال میں نہیں پڑھا جاتا۔

اَوْيَعْفُوَاْ	البقرہ	لِيَبْلُوَاْ	سورۂ محمد
اَنْ تَبُوْءَاْ	المائدہ	نَبْلُوَاْ	سورۂ محمد
لِتَتْلُوَاْ	الرعد	ثَمُوْدَاْ	ھود، الفرقان
لَنْ نَّدْعُوَاْ	الکہف	قَوَارِيْرَاْ	الدھر (دوسرا)
لِيَرْبُوَاْ	الروم		

۶..... جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ وقف تابع رسم الخط کے ہوتا ہے تو بعض کلمات قرآنی ایسے بھی ہیں۔ جن کے بعض حروف محذوف ہوتے ہیں۔ ان کلمات کے حذف شدہ حروف کو وقفاً وصلاً محذوف پڑھتے ہیں۔ مثلاً: وَاِيَّایَ فَاتَّقُوْنِ کہ اصل میں فَاتَّقُوْنِیْ تھا۔ اسی طرح يُؤْتِ اللّٰهُ، وَاخْشَوْنِ، فَارْهَبُوْنِ، نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِذَا يَسْرِ اور فَمَآ اٰتٰنِ ءَ اللّٰهُ میں بھی وقف رسم کے تابع ہوگا۔ فَمَآ اٰتٰنِ یٰ میں چونکہ یائے مفتوحہ ہے۔ اس لیے اس کلمہ میں حفص کے نزدیک یاء کا حذف اور اثبات دونوں طرح ثابت ہیں۔

تنبیہ: قرآن مجید بعض جگہ نون تنوین رسماً لکھا ہوا ہے۔ اس لیے وقفاً یہ نون تنوین بدستور ثابت رہے گا۔ مثلاً: وَكَاَيِّنْ کہ اصل میں وَكَاَيٍّ ہے۔

۷..... قرآن مجید میں بعض جگہ سکتہ ہے۔ سکتہ کا مطلب ہے کہ آواز بند کر کے بلا سانس توڑے تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرنا، اور یہ سکتہ قرآن مجید میں کل چار جگہ آیا ہے گویا کہ دوسری روایات میں بکثرت آیا ہے۔

عِوَجَا ۜ قَيِّمًا	الکہف	مَنْ ۜ رَاقٍ	القیامہ
مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ	یٰسین	كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ	المطففین

بَلْ رَانَ اور مَنْ رَاقٍ میں گویا کہ ادغام بھی جائز ہے۔ مگر سکتہ کیا جاتا ہے۔ جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتہ کیا جائے گا تو ادغام نہیں ہوگا اور اگر ادغام کیا جائے گا تو سکتہ نہیں ہوگا۔ اس کو سکتہ معنوی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں بعض کلمات ایسے ہیں جن میں الف مرسوم ہوتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ مثلاً:

لَإِلَى اللهِ تُحْشَرُوْنَ	آل عمران	لَإِلَى الْجَحِيْمِ	الصافات
وَلَاأَوْضَعُوْا	التوبہ	لَأَنْتُمْ أَشَدُّ	الحشر
أَوْلَاأَذْبَحَنَّهٗ	النمل	أَفَإِيْن مَّاتَ	آل عمران
مَلَإِيْهٖ	البقرہ	نَبَإِيْ	الانعام
لِشَاْئٍ	الکہف		

قرآن مجید میں چار کلمات ایسے ہیں جو صاد سے لکھے ہوئے ہیں مگر صاد پر چھوٹا سا سین بھی لکھا ہوتا ہے۔ مثلاً:

يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ	البقرہ	أَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ	الطور
فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً	الاعراف	بِمُصَيْطِرٍ	الغاشیہ

ان کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے دو کلمات میں خالص سین تیسرے میں سین یا صاد اور چوتھے میں صرف صاد پڑھو۔

سورۂ یوسف میں وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ اور سورۂ العلق میں لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ آرہا ہے۔ جب وَلَيَكُوْنًا اور لَنَسْفَعًا پر وقف کرو تو قاعدہ کے موافق دوزبر کی تنوین کو الف سے بدل دو۔ کیونکہ یہ تنوین اصل میں نون ساکنہ ہے۔ وقف رسم کے اعتبار سے ہوگا۔ اصل کے اعتبار سے نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

34178

سیدنا حفص رحمۃ اللہ علیہ کی سند

ابوعمرو حفص رحمۃ اللہ علیہ بن سلیمان کوفی نے امام ابوبکر عاصم بن ابی النجود رحمۃ اللہ علیہ سے قراءۃ حاصل کی۔ امام عاصم کوفی تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعبدالرحمن عبداللہ بن حبیب بن ربیعہ سلمی رحمۃ اللہ علیہ (نابینا) اور ابومریم زر بن حبیش بن حباشہ اسدی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوعمرو سعد بن الیاس شیبانی کوفی سے قراءۃ حاصل کی۔ مذکورہ تینوں حضرات کبار تابعین میں سے ہیں۔

ان تینوں حضرات نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ سے قراءۃ حاصل کی۔

ان تمام حضرات رضی اللہ عنہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءات کو حاصل کیا۔ احقر تا سیدنا حفص رحمۃ اللہ علیہ کی سند آگے بیان ہوگی روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر اور ضروری قواعد اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ باقی علم القراء(۱) وعلم ارسم الخط(۲) وعلم اوقاف پر ان شاء اللہ مستقل کتب لکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اور اس کتاب کو احقر کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔
آمین

العبد الضعیف
محمد ادریس العاصم عفی عنہ

---

(۱) اس موضوع پر ابلاغ النفع فی القراءات السبع اور احسن المقال فی القراءات الثلاث چھپ چکی ہیں۔

(۲) علم رسم الخط پر نفائس البیان فی رسم القرآن چھپ چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوماتِ قرآنیہ

قرآن مجید کی تعریف

قرآن مجید وہ کلام معجزہ ہے جسے بواسطہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا جسے صحیفوں میں لکھا جاتا ہے۔ اور جو نبی کریم ﷺ سے بتواتر منقول ہے اور جس کی تلاوت عبادت کا درجہ رکھتی ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ خود ذاتِ باری تعالیٰ نے لیا ہے۔

قرآن مجید کو متاخرین نے تیس دنوں کے موافق تیس پاروں میں تقسیم کیا ہے۔ قرآن مجید میں کل ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ قرآن مجید کی آیات کی تعداد میں علماء کوفہ، علماء شام، علماء بصرہ، علماء مکہ اور علماء مدینہ کا اختلاف ① ہے۔

پس جمہور کے نزدیک قرآن مجید کی بسم اللہ کے بغیر (۶۲۳۶) آیات ہیں اور بسم اللہ کے ساتھ (۶۳۴۹) آیات ہیں۔ قرآن کے کلمات (۸۶۴۳۰) ہیں اور حروف کے بارے میں بھی اختلاف ② ہے۔

پس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک قرآن کے حروف (۳۲۲۶۷۰) ہیں۔

قرآن کے رکوع (۵۵۸) ہیں۔

---

① اس اختلاف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک گروہ بعض آیات کو قرآنی کہتا ہے اور دوسرا گروہ ان کو قرآن میں داخل نہیں کرتا۔ بلکہ یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ جس گروہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا جس جگہ وقف کرنا پایا گیا انہوں نے اس کو ایک آیت شمار کیا اور جن علماء کے نزدیک دونوں جگہوں میں وقف کرنا ثابت نہ ہو بلکہ وصل ثابت ہو تو انہوں نے دونوں کو ایک آیت سمجھا۔

② اس اختلاف کا مطلب یہ ہے کہ بعض علماء نے مشدد حرف کو ایک حرف اور بعض نے دو حروف شمار کیے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف اعتبار سے قرآن مجید کے نصف

① ......حروف کے اعتبار سے قرآن مجید کا نصف سورہ الکہف میں کلمہ وَلْيَتَلَطَّفْ کے نون پر ہوتا ہے۔

② ......کلمات کے اعتبار سے نصف سورۃ الحج میں کلمہ الْجُلُودُ کی دال پر ہوتا ہے۔

③ ......آیات کے اعتبار سے نصف سورۃ الشعراء میں یَأْفِكُونَ پر ہوتا ہے۔

④ ......اور سورتوں کے اعتبار سے سورۃ الحدید پر قرآن مجید کا نصف ہوتا ہے۔

⑤ ......نیز رکوعات کے اعتبار سے قرآن مجید کا نصف سورۃ الحج کے پانچویں رکوع پر ہوتا ہے۔

عیوب تلاوت

اسم	تعریف	حکم
ترعید	مدات اور حرکات میں آواز کو ہلانا	مکروہ
تنفیش	حرکات کو پورا پورا ادا نہ کرنا	مکروہ
تعجیل	حروف کو اس قدر جلدی جلدی پڑھنا کہ سمجھ نہ آئے	حرام
تطنین	ہر جگہ غنہ کرنا اس کا دوسرا نام صرصرا ہے	حرام
تطویل	مدات اور حرکات میں آواز حد سے زیادہ کھینچنا	مکروہ
ہمزہ	کسی حرف کو مختلف پڑھنا	حرام
زمزمہ	قرآن کریم کو گا کر پڑھنا (تجوید کے ساتھ)	مکروہ
ترصیق	قرآن مجید کو گیت کے لہجے میں پڑھنا (بغیر تجوید کے)	حرام
تعویق	وسط کلام میں وقف کرنا اور بعد سے ابتداء کرنا	حرام
تمضیع	حروف کو چبا چبا کر پڑھنا۔	مکروہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاماتِ وقوف

O	یہ گول دائرہ کی علامت ہے اور اس میں نقطہ بھی لکھتے ہیں بعض لفظ پر ہی بس کرتے ہیں۔ یہاں ٹھہرنا چاہیے۔
م	یہ وقف لازم کی طرف اشارہ ہے یہاں ٹھہرنا بہتر ہے اس صورت میں جبکہ دوسرے جملہ سے ابتدا کرنا مقصود ہو۔
ج	یہ وقف جائز کی علامت ہے یہاں وقف کرنا یا نہ کرنا برابر ہے چاہے کرے یا نہ کرے۔
ز	یہ ٹھہرنے کی علامت ہے اگر ٹھہرا جائے تو بھی جائز ہے۔
ص	یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہاں (ٹھہرنے یعنی) وقف کی رخصت ہے یعنی طول کلام کی وجہ سے یہاں ٹھہرنے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے یہاں وقف کرنا بہتر ہے بخلاف ز کے، یہ علامت تو وہ ہے جو متقدمین کے نزدیک مروج تھیں۔ مگر متاخرین نے چند اور علامات مقرر کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔
صلے	یہ الوصل اولی کی علامت ہے یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
ق	یہ قیل کی علامت ہے یعنی کہا گیا ہے کہ یہاں وقف ہے مگر یہاں بھی نہ ٹھہرنا بہتر ہے کیونکہ قیل ضعف وقف پر دال ہے۔
صل	یہ قد یوصل کی علامت ہے یہاں وقف کرنا اولی ہے۔
س	یہ سکتہ کی علامت ہے کہیں سکتہ بھی لکھ دیتے ہیں کہ یہاں تھوڑا سا ٹھہرنا اور سانس نہ توڑنا۔
قلا	قیل لا کی علامت ہے بعض نے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا	اگر کسی آیت پر لا نہیں ہے تو یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے یہ وقف لازم کے مقابل میں ہے کہ م پر وقف نہ کرنے سے معنی خراب ہوتے ہیں اور لام پر وقف کرنے سے یہ وقف قبیح کی صورت ہے اگر آیت کے اوپر ہے تو اس پر مجودین کا بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ ٹھہرو اور بعض کہتے ہیں کہ نہ ٹھہرو۔ یہ مشورہ ہے۔
مع	یہ معانقہ کی علامت ہے کہ جہاں دو قریب قریب ہوں وہاں تین نقطے لکھ دیے جاتے ہیں۔

اس سے مراد یہ ہے کہ ان دو لفظوں میں دوسرے کو پہلے سے وہ ارتباط ہے جو اگلے لفظ کے ساتھ ہے بس خواہ پہلے لفظ پر وقف کرو یا دوسرے کو تیسرے کے ساتھ ملا کر پڑھو۔ خواہ وقف نہ کرو جیسا کہ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اس میں لا ریب اور فیہ میں معانقہ ہے۔ خواہ لا ریب پر وقف کرو کیونکہ اس میں فیہ کو دونوں سے ربط ہے۔ معانقہ میں دو جگہ قریب قابل وقف ہوتے ہیں اگر ایک پر وقف کرو تو دوسرے پر ہرگز نہ کرو۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری روایت حفص کی سند

میں نے روایت حفص کی سند حاصل کی (۱) اپنے شفیق استاد محترم الشیخ المقری اظہار احمد التھانوی سے (۲) آپ نے حضرت الشیخ المقری عبدالمالک سے (۳) آپ نے استاذ القراء قاری عبداللہ مکی سے (۴) آپ نے الشیخ ابراہیم سعد بن علی المصری سے (۵) آپ نے الشیخ حسن بدیر سے (۶) آپ نے خاتمۃ المحققین الشیخ محمد المتولی سے (۷) آپ نے الشیخ احمد الدری التھامی سے (۸) آپ نے الشیخ احمد سلمونۃ سے (۹) آپ نے الشیخ ابراہیم العبیدی سے (۱۰) آپ نے الشیخ عبدالرحمن الاجہوری سے (۱۱) آپ نے الشیخ احمد البقری سے (۱۲) آپ نے الشیخ محمد البقری سے (۱۳) آپ نے الشیخ عبدالرحمن الیمنی سے (۱۴) آپ نے اپنے والد الشیخ شحاذۃ الیمنی سے (۱۵) آپ نے الشیخ ناصر الدین الطبلاوی سے (۱۶) آپ نے الشیخ زکریا انصاری سے (۱۷) آپ نے الشیخ رضوان العقبی سے (۱۸) آپ نے محقق محمد بن محمد بن محمد الجزری سے (۱۹) آپ نے الشیخ عبدالرحمن بن احمد البغدادی سے (۲۰) آپ نے الشیخ محمد بن احمد المعروف بالصائغ سے (۲۱) آپ نے الشیخ علی بن شجاع المعروف بالکمال الضریر داماد شاطبی سے (۲۲) آپ نے امام شاطبی سے (۲۳) آپ نے الشیخ ابی الحسن علی بن ھذیل سے (۲۴) آپ نے ابی داؤد سلیمان بن نجاح سے (۲۵) آپ نے ابو عمرو عثمان الدانی سے (۲۶) آپ نے الشیخ ابی الحسن طاہر بن غلبون سے (۲۷) آپ نے الشیخ ابی العباس احمد بن سہل الاشنانی سے (۲۸) آپ نے الشیخ ابو محمد عبید بن الصباح سے (۲۹) آپ نے صاحب الروایۃ حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہم سے۔

حضرت امام حفص رحمہ اللہ کوفی سے نبی کریم ﷺ تک کی اسناد ہم امام حضرت حفص کوفی کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں۔

34178

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ الاساتذہ شیخ القراء والمجودین حضرت مولانا القاری والمقری اظہار احمد التھانوی

Qari Izhar Ahmed Thanwi
Prof. Aloom-ul-Quran & Hadees
INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY
ISLAMABAD

(قاری) اظہار احمد تھانوی
استاذ علوم القرآن والحدیث
(فی کلیۃ أصول الدین)
بالجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ ۔ اسلام آباد

تحبیر التجوید تالیف مولانا محمد ادریس عاصم استاذ مدرسہ عالیہ تجوید القرآن
بنگلہ ایوب شاہ لاہور۔ مسائل تجوید پر اچھی طرح روشنی ڈالنے والی کتاب ہے
تفہیم کا انداز بھی طالب علم کے لیے مشفقانہ اور حوصلہ افزا ہے۔
امید ہے کہ شائقین تجوید مکمل پڑھیں گے تو ان شاء اللہ بہت
کچھ سیکھیں گے اور امتحان کی تیاری میں بھی یہ کتاب انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی
مصنف نے کتاب کی ترتیب میں بھی خوب کاوش اور سلیقہ
دعا ہے کہ رب کریم افادہ و استفادہ میں کتاب
کو سرفرازی بخشے۔ آمین

ناچیز اظہار احمد
استاذ مدرسہ تجوید القرآن
موتی بازار لاہور

ربیع الثانیہ ۱۴۲

(قاری) اظہار احمد تھانوی
پروفیسر اکیڈمی اصول الدین والقراءات
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ادارہ کی دیگر مطبوعات

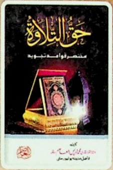

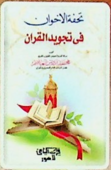

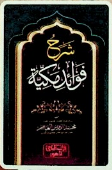

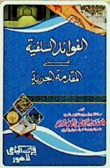

+1-9294240707
+92-302-4373627

العاصم اسلامک بکس
لاہور پاکستان